احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

پیر 19 جنوری 2009ء 21 محرم 1430 ہجری 19 صلح 1388 ہش جلد 59-94 نمبر 14

ضعیفوں کا ماویٰ

حضرت سہل بن حنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ غریب اور کمزور مسلمانوں کے پاس تشریف لے جاتے۔ ان سے ملاقات کرتے ان کے مریضوں کی عیادت کرتے اور ان کے جنازوں میں شرکت فرماتے تھے۔

(کنزالعمال جلد7 صفحہ155 حدیث نمبر:18491)

فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے وہ ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں

ان کی اقتصادی مدد بھی کریں اور مدد کرنے والی تنظیموں کو بھی ڈونیشن دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 16 جنوری 2009 کے آخر پر فرمایا اس وقت میں ایک دعا کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ میں نے گزشتہ دو خطبوں میں بھی اس طرف توجہ دلائی تھی کہ فلسطینیوں کے لئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ ان کے حالات تو اب خراب سے خراب تر ہوتے چلے جارہے ہیں اور اب حقیقت میں وہ ظلم کی بڑی خطرناک چکی میں پس رہے ہیں اور اسرائیلیوں کا ظلم بڑھتا چلا جارہا ہے۔ اب تو جو اسرائیل کے ہمدرد تھے ان میں سے بھی کئی چیخ اٹھے ہیں۔ یہ چیخ وپکار اوپری ہے یا واقعی حقیقت میں ان کو احساس ہوا ہے۔ لیکن اب بہرحال شور مچ رہا ہے۔ بہرحال پہلے خاموش بیٹھنے والے بھی یہی لوگ تھے اگر ابتداء سے ہی انصاف کے تقاضے پورے کرتے ہوئے فیصلہ کرتے تو یہ حالات نہ ہوتے۔ تو یہ جوان ملکوں کی خاموشی رہی ہے، یہ بھی ظلم کا ساتھ دینے والی بات ہے اور ظلم کو ہوا دینے کے مترادف ہے۔ بہرحال معصوم بچے، عورتیں اور بوڑھے جس بے دردی سے شہید کئے جارہے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ان کے لئے بھی رحم اور فضل کی دعا مانگیں۔ اس وقت ہم ان مظلوموں کی صرف یہی مدد کر سکتے ہیں اور دوسرے یہ UN کی بعض منظور شدہ تنظیمیں ہیں اور خود UN کا ادارہ بھی ان مریضوں اور بھوکوں کے لئے وہاں دوائیاں اور خوراک پہنچا رہے ہیں۔ گو کہ یہ انتظام اتنا معیاری تو نہیں بعض جگہوں پہ صحیح طرح پہنچ بھی نہیں رہا۔ لیکن پھر بھی صرف ان ذرائع سے ہی ان کی مدد ہوسکتی ہے اگر کی جاسکتی ہے، ایک قسم کی مادی مدد۔ اسی طرح Save The Children ایک تنظیم ہے اور دوسری تنظیمیں ہیں، یہ تنظیمیں وہاں مدد کر رہی ہیں تو ان تنظیموں کو بھی جو ڈونیشن مانگتی ہیں ہمیں مدد کرنی چاہئے اور ہیومینیٹی فرسٹ بھی کچھ کر کے ان کے ذریعہ سے بھیجے گی اور جماعتی طور پر بھی انشاء اللہ مدد ہوگی۔ تو یہ مدد ضرور احمدیوں کو کرنی چاہئے جن جن کو توفیق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جیسا کہ میں نے کہا کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان معصوموں پر رحم فرمائے اور ظالم کو پکڑے۔

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ ''مریم شادی فنڈ'' ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جاسکے گا۔''

(الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہوسکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

(ناظر اعلیٰ)

بابرکت تقریب شادی

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تحریر فرماتے ہیں۔

عزیزہ سلمہ بتول بنت مکرم نواب فاروق احمد خان صاحب لاہور کا اعلان نکاح ہمراہ عزیزم سید عمار احمد ابن مکرم سید منور احمد صاحب ڈیفنس لاہور مورخہ 30 جولائی 2008ء بر موقع جلسہ سالانہ برطانیہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ عزیزہ سلمہ بتول کی رخصتانہ کی تقریب مورخہ 28 نومبر 2008ء کو لاہور میں منعقد ہوئی۔ عزیزہ سلمہ بتول مکرم عباس احمد خان صاحب آف لاہور کی پوتی اور مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب ملتان کی نواسی ہیں اور عزیزم سید عمار احمد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب کے نواسے اور مکرم سید محمد احمد صاحب سابق صدر ڈیفنس لاہور کے پوتے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

مشعل راہ

خلفاء کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 26 ستمبر 2003ء میں اطاعت درمعروف کی تعریف کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

''یہ تو ہوسکتا ہے کہ ذاتی معاملات میں خلیفہ وقت سے کوئی غلطی ہو جائے۔لیکن ان معاملات میں جن پر جماعت کی روحانی اور جسمانی ترقی کا انحصار ہو اگر اس سے کوئی غلطی سرزد بھی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی نہ کسی رنگ میں اسے اس غلطی پر مطلع کر دیتا ہے۔صوفیاء کی اصطلاح میں اسے عصمت صغریٰ کہا جاتا ہے۔گویا انبیاء کو تو عصمت کبریٰ حاصل ہوتی ہے لیکن خلفاء کو عصمت صغریٰ حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان سے کوئی ایسی اہم غلطی نہیں ہونے دیتا جو جماعت کے لئے تباہی کا موجب ہو۔ان کے فیصلوں میں جزئی اور معمولی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔مگر انجام کار نتیجہ یہی ہوگا کہ..........غلبہ حاصل ہوگا اور اس کے مخالفوں کو شکست ہوگی۔گویا بوجہ اس کے کہ ان کو عصمت صغریٰ حاصل ہوگی خدا تعالیٰ کی پالیسی بھی وہی ہوگی جو ان کی ہوگی۔بے شک بولنے والے وہ ہوں گے، زبانیں انہی کی حرکت کریں گی، ہاتھ انہی کے چلیں گے، دماغ انہی کا کام کرے گا مگر ان سب کے پیچھے خدا تعالیٰ کا اپنا ہاتھ ہوگا۔ان سے جزئیات میں معمولی غلطیاں ہوسکتی ہیں۔بعض دفعہ ان کے مشیر بھی ان کو غلط مشورہ دے سکتے ہیں لیکن ان درمیانی روکوں سے گزر کر کامیابی انہی کو حاصل ہوگی اور جب تمام کڑیاں مل کر زنجیر بنے گی تو وہ صحیح ہوگی اور ایسی مضبوط ہوگی کہ کوئی طاقت اسے توڑ نہیں سکے گی۔

(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 376-377)

پھر قرآن شریف میں آتا ہے (۔) (سورۃ النور:54) اور انہوں نے اللہ کی پختہ قسمیں کھائیں کہ اگر تو انہیں حکم دے تو وہ ضرور نکل کھڑے ہوں گے۔تو کہہ دے کہ قسمیں نہ کھاؤ۔دستور کے مطابق (معروف طریق کے مطابق) اطاعت (کرو) یقیناً اللہ جو تم کرتے ہو اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

تو اس آیت سے پہلی آیتوں میں بھی اطاعت کا مضمون ہی چل رہا ہے اور مومن ہمیشہ یہی کہتے ہیں کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی اور مانا اور اس تقویٰ کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کے مقرب ٹھہرتے ہیں اور بامراد ہو جاتے ہیں۔تو اس آیت میں بھی یہ بتایا ہے کہ مومنوں کی طرح 'سنو اور اطاعت کرو' کا نمونہ دکھاؤ، قسمیں نہ کھاؤ کہ ہم یہ کر دیں گے، وہ کر دیں گے۔

حضرت مصلح موعود نے اس کی تفسیر میں لکھا ہے کہ دعوے تو منافق بھی بہت کرتے ہیں اور اصل چیز تو یہ ہے کہ عملاً اطاعت کی جائے اور منافقوں کی طرح بڑھ بڑھ کر باتیں نہ کی جائیں۔تو یہاں اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے فرما رہا ہے کہ جو معروف طریقہ ہے اطاعت کا، جو دستور کے مطابق اطاعت ہے، وہ اطاعت کرو۔نبی نے تمہیں کوئی خلاف شریعت اور خلاف عقل حکم تو نہیں دینا جس کے بارہ میں تم سوال کر رہے ہو۔اس کی مثال میں دیتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میری بیعت میں شامل ہوئے ہو اور مجھے مانا ہے تو پنج وقتہ نماز کے عادی بن جاؤ، جھوٹ چھوڑ دو، کبر چھوڑ دو، لوگوں کے حق مارنا چھوڑ دو، آپس میں پیار و محبت سے رہو، تو یہ سب طاعت درمعروف میں ہی آتا ہے۔یہ کام کوئی کرے نہ اور کہتے پھرو کہ ہم قسم کھاتے ہیں کہ آپ جو حکم ہمیں دیں گے ہم اس کو بجا لائیں گے اور اسے تسلیم کریں گے۔اسی طرح خلفاء کی طرف سے مختلف وقتوں میں مختلف تحریکات بھی ہوتی رہتی ہیں۔روحانی ترقی کے لئے بھی جیسا کہ (۔) کو آباد کرنے کے بارہ میں ہے، نمازوں کے قیام کے بارہ میں ہے، اولاد کی تربیت کے بارہ میں ہے، اپنے اندر اخلاقی قدریں بلند کرنے کے بارہ میں، وسعت حوصلہ پیدا کرنے کے بارہ میں، دعوت الی اللہ کے بارہ میں، یا متفرق مالی تحریکات ہیں۔تو یہی باتیں ہیں جن کی اطاعت کرنا ضروری ہے۔دوسرے لفظوں میں طاعت درمعروف کے زمرے میں یہی باتیں آتی ہیں۔تو نبی نے یا کسی خلیفہ نے تمہارے سے خلاف احکام الٰہی اور خلاف عقل تو کام نہیں کروانے۔یہ تو نہیں کہنا کہ تم آگ میں کود جاؤ اور سمندر میں چھلانگ لگا دو۔

(روزنامہ الفضل 6 فروری 2004ء)

امن کا حصار

ربوہ کی سر زمین کو چوموں گا بار بار
ربوہ کی برکتوں نے ہی بخشا مجھے قرار

زیر زمیں جو سوئی ہیں ربوہ میں ہستیاں
روشن ہیں ان کے نور سے ربوہ کے برگ و بار

علم و عمل کا شہر ہے اور امن کا حصار
جاری ہیں چشمے فیض کے ربوہ کے ہر کنار

پھر کھل اٹھیں گے خوشیوں سے ربوہ کے بام و در
آئے گا جب بھی لوٹ کر ربوہ کا شہر یار

فضل عمر کی درد سے لبریز تھی دعا
ربوہ کو جس نے کر دیا اک شہر مرغزار

ظلمت تمام نور میں تبدیل ہو گئی
پہنچے جہاں بھی مہدیٔ برحق کے جاں نثار

ربوہ پہ میرے مولیٰ کا سایہ رہے ہمیش
مومن کے دل سے اٹھتی ہے یا ربّ یہی پکار

خواجہ عبدالمومن

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع سیالکوٹ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ و مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضروری تصحیح

۞ الفضل 16 جنوری 2009ء کے صفحہ 2 پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے تایا کا نام سہو کتابت سے غلام یٰسین لکھا گیا ہے۔اصل نام چوہدری غلام حسین ہے۔

(ادارہ)

☆......☆......☆

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

از افاضات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث

خلیفہ خدا بناتا ہے

جب بھی اللہ تعالیٰ کا کوئی رسول یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ وفات پاتا ہے تو اس وقت خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کی حالت وہ ہوتی ہے جس کا ذکر یہاں کیا گیا ہے کہ ایک گڑھا ہے جس میں آگ بھڑک رہی ہے اور وہ اس کے کنارے پر کھڑے ہیں اور نہیں کہا جاسکتا کہ وہ آگ کے گڑھے میں گر جائیں گے یا اللہ تعالیٰ کا فضل آسمان سے نازل ہوگا اور ان کو اس آگ سے بچالے گا۔

ایسے موقع پر (چند گھڑیاں ہوں یا چند گھنٹے ہوں یا چند دن ہوں) شیطان کی ساری طاقت اس کام میں صرف ہو رہی ہوتی ہے کہ خدا کی مقرب جماعت میں فتنہ پیدا کرے اور ان کو آگ میں دھکیل دے اور خدا کی لعنت کا انہیں مورد بنائے اور خدا کے پیار سے انہیں دور لے جائے۔ پس اس وقت شیطانی طاقتیں پورا زور لگا رہی ہوتی ہیں اور ہر قسم کے فتنے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کر رہی ہوتی ہیں بدظنی کو ہوا دے کر اور کمزور دل خوف سے بھر جاتے ہیں اور ہر تدبیر جس سے الٰہی سلسلہ میں کمزوری پیدا کی جاسکتی ہے وہ تدبیر شیطان اور اس کے ساتھی کر رہے ہوتے ہیں اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے ایک نہایت کمزور بندے پر نگاہ ڈالتا اور اپنے لئے اسے چنتا ہے کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ خلیفہ اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے اگر بندوں پر اس کو چھوڑا جاتا تو جو بھی بندوں کی نگاہ میں افضل ہوتا اسے ہی وہ اپنا خلیفہ بنالیتے۔ لیکن خلیفہ خود اللہ تعالیٰ بناتا ہے اور اس کے انتخاب میں کوئی نقص نہیں۔ وہ اپنے ایک کمزور بندے کو چنتا ہے جس کے متعلق دنیا سمجھتی ہے کہ اسے کوئی علم حاصل نہیں، کوئی روحانیت اور بزرگی اور طہارت اور تقویٰ حاصل نہیں۔ اسے وہ بہت کمزور جانتے ہیں اور بہت حقیر سمجھتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو چن کر اس پر اپنی عظمت اور جلال کا ایک جلوہ کرتا ہے۔ اور جو کچھ وہ تھا اور جو کچھ اس کا تھا اس میں سے وہ کچھ بھی باقی نہیں رہنے دیتا اور خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کے سامنے کلی طور پر فنا اور نیستی کا لبادہ وہ پہن لیتا ہے اور اس کا وجود دنیا سے غائب ہو جاتا ہے اور خدا کی قدرتوں میں وہ چھپ جاتا ہے تب اللہ تعالیٰ اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھا لیتا ہے۔ اور جو اس کے مخالف ہوتے ہیں انہیں کہتا ہے کہ مجھ سے لڑو اگر تمہیں لڑنے کی تاب ہے۔ یہ بندہ بے شک نحیف، کم علم، کمزور، کم طاقت اور تمہاری نگاہ میں طہارت اور تقویٰ سے عاری ہے لیکن اب یہ میری پناہ میں آ گیا ہے اب تمہیں بہرحال اس کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے کہ خدا تعالیٰ یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ انتخاب خلافت کے وقت اسی کی منشاء پوری ہوتی ہے اور بندوں کی عقلیں کوئی کام نہیں دیتیں۔

اس آیت کا آیت استخلاف کے ساتھ بھی بڑا گہرا تعلق ہے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے ایک اور رنگ میں اسی قسم کا مضمون بیان کیا ہے اللہ تعالیٰ سورۃ النور آیت 56 میں فرماتا ہے۔.......

کہ خلافت کے قائم ہونے پر اللہ تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰہِ کیا تھا پھر اس کی آواز پر اکٹھے ہو جاتے ہیں اور اپنے عہد کو سمجھنے لگتے ہیں اور یاد رکھتے ہیں اور اس کے مطابق خدا تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے والے بن جاتے ہیں۔ اور جب ان کو خدا کا پیار مل جاتا ہے تو اگر دنیا کی ساری دولتیں اس کے عوض میں قربان ہو جائیں تب بھی وہ نہیں چاہتے کہ وہ پیار ان سے کھو جائے اور خدا ان سے ایک سیکنڈ یا لحہ کے لئے بھی ناراض ہو۔.......

جس خوف کا آیت استخلاف میں ذکر ہے وہ وہی خوف ہے جس کو یہاں یوں بیان کیا کہ ایک گڑھا ہے، آگ اس میں بھڑک رہی ہے اور اس کے کنارے پر وہ کھڑے ہیں۔ اس سے زیادہ اور خوف کیا ہو سکتا ہے جبکہ وہ آگ خدا تعالیٰ کی لعنت کی آگ ہے، اس کے قہر کی آگ، اس کی ناراضگی کی آگ ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت قوم پر ایک نہایت ہی خوف کا وقت ہوتا ہے کہ کہیں وہ اس کے گڑھے میں نہ گر جائیں۔ تب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں، وہ غنی ہے، دنیا میں سب سے بڑا متقی، دنیا میں سب سے بڑا مطہر، دنیا میں سب سے بڑا عالم، دنیا میں سب سے بڑا عاشق قرآن اور عاشق رسول ﷺ کہلانے والے کا بھی خدا محتاج نہیں ہے بلکہ یہی شخص خدا کا محتاج ہے۔

پس اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ اس طرح دکھاتا ہے کہ کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بوڑھا ہوتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کو بہت دفعہ طعنہ دیا گیا کہ بوڑھا آدمی ہے، سمجھ کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بوڑھا ہے یا نہیں ہے لیکن ہے میری پناہ میں، میری گود میں، اس واسطے تم اس کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتے۔

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اس طرح مظاہرہ کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ بچہ ہے، قوم تباہ ہو جائے گی، ناسمجھ ہے، کم علم ہے، کم تجربہ ہے مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے کہ بے شک بچہ ہے مگر میں تو بچہ نہیں ہوں۔ میں اپنی قدرت اس کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا۔ تب وہ قدرت ثانیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور پھر وہی بچہ ان لوگوں کا منہ بند کر دیتا ہے جو اسے بچہ سمجھنے والے اور بچہ کہنے والے ہوتے ہیں۔

کبھی وہ کسی ایسے ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے جسے دنیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق قطعاً نااہل سمجھتی ہے، کم علم سمجھتی ہے، وہ سمجھتی ہے کہ یہ کام اس کے بس کا ہے ہی نہیں اور حقیقت بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ کام اس کے بس کا نہیں ہوتا۔ لیکن کون سا کام ہے جو خدا تعالیٰ کے بس کا نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ اسے چنتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے نفس کو اپنی عظمت اور جلال کے جلوہ سے ساتھ کلی طور پر فنا کر دیتا ہے۔ ایسے لوگوں پر کبھی ایسی حالت بھی وارد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں کبھی وہ اس طرح بھی محو اور گم ہو جاتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں منادی کر دیں کہ مجھے تم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے اور پھر خدا تعالیٰ ان سے جو اور جس قدر کام لینا چاہتا ہے اسی قدر ان کی مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے اور اس طرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کام خلیفہ وقت کے سپرد کئے جاتے ہیں ان میں سے ایک بڑا اہم کام یہ ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی نگرانی کریں کہ قوم "اِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰہِ" کے مطابق اپنی زندگی کے دن گزار رہی ہے کہ نہیں۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ محض اپنی نعمت کے طور پر اور اپنے فضل اور برکت کے نتیجہ میں ان کے درمیان مودّت اور اُلفت پیدا کرتا اور انہیں بنیان مرصوص بنا دیتا ہے۔

اس ذمہ داری کو نباہنے کے لئے خلفاء....... نے مختلف تدابیر اختیار کیں ہمارے زمانہ میں ہمارے سلسلہ میں ایک تدبیر اس کے لئے یہ اختیار کی گئی ہے کہ مختلف نظام قائم کر دئے گئے ہیں۔ ایک جماعتی نظام ہے جو سلسلہ کے تمام بنیادی کاموں پر حاوی ہے اور ان کو کما حقہ ادا کرنے کی اس پر ذمہ داری ہے۔ ایک تحریک جدید کا نظام ہے جسے حضرت مصلح موعود نے اس لئے جاری کیا تھا کہ غیر ممالک میں (دین) کی اشاعت کی جائے اور توحید کا جھنڈا گاڑا جائے۔ ایک وقف جدید کی تنظیم ہے کہ جس کے سپرد اشاعت قرآن اور تربیت سلسلہ کا ایک محدود دائرہ کے اندر کچھ کام کیا گیا ہے۔

ان کے علاوہ ذیلی تنظیمیں ہیں انصار اللہ ہے، لجنہ اماء اللہ ہے، خدام الاحمدیہ ہے، ناصرات احمدیہ ہے، اطفال احمدیہ ہے اور بعض دفعہ وقتی طور پر ہم کچھ کام کرتے ہیں یا ایسی کوئی تدبیر کرتے ہیں کہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ وقتی ہے یا مستقل شکل اختیار کر جائے گی۔ مثلاً وقف عارضی کا نظام میں نے جاری کیا ہے اس کے نتائج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھے نکل رہے ہیں لیکن نہیں کہا جاسکتا کہ یہ تحریک کیا رنگ اختیار کرے گی۔ جس رنگ میں اور جس طور پر اللہ تعالیٰ کا منشاء ہوگا اور اس کی ہدایت ہوگی اس کے مطابق ہی وہ شکل اختیار کر لے گی۔ لیکن اس وقت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

بہرحال یہ مختلف تدابیر اور ذرائع ہیں تا جماعت کو اِعْتِصَامُ بِحَبْلِ اللّٰہِ کے مقام سے ہٹنے نہ دیا جائے اور یہ تمام تنظیمیں خواہ وہ بنیادی ہوں یا ذیلی ہوں خلیفہ وقت کے اعضاء ہیں۔ اور ان میں سے کسی کو بھی کمزور نہیں کیا جاسکتا نہ عقلاً نہ شرعاً۔ عقل بھی اس کی اجازت نہیں دیتی اور شریعت بھی اس کو برداشت نہیں کرتی کہ وہ ذرائع جو خلیفہ وقت کی طرف سے جاری کئے گئے ہوں ان میں کسی کو کمزور کر دیا جائے اور ہر تنظیم میں سب سے زیادہ طاقت اس وقت ہوتی ہے جب وہ اپنی حدود کے اندر کام کر رہی ہو اگر آپ ایک گز کپڑا لیں اور سوا گز جگہ میں اس کو بچھانا چاہیں اور دو آدمی زور لگا کر اسے پھیلائیں تو وہ تار تار ہو جائے گا اور اپنی افادیت کھو دے گا۔

(خطبات ناصر جلد اول صفحہ 502 تا 506)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود ؑ یکے از 313

تعارف وبیعت:

حضرت میاں عبدالعزیز کا پہلا نام پچھتر سنگھ تھا۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی فرماتے ہیں:

"شیخ عبدالعزیز صاحب جو علاقہ ریاست جموں کے باشندے تھے مجھ سے قریباً دو ہفتے قبل قادیان میں آچکے تھے۔ وہ میرے ساتھ تعلق محبت رکھتے اور مل جل کر رہتے تھے" اس بیان سے اندازہ ہوتا ہے کہ 1895ء میں آپ بیعت کر چکے تھے۔ (کیونکہ یہی وہ سال ہے جب حضرت بھائی عبدالرحمٰن قادیانی نے قادیان میں بیعت کی تھی)

ان کو لوگ اکثر کہتے تھے کہ ختنہ کروا لو۔ وہ بیچارے چونکہ بڑی عمر کے ہو گئے تھے۔ اس لئے ہچکچاتے تھے اور تکلیف سے بھی ڈرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود سے ذکر کیا گیا کہ آیا ختنہ ضروری ہے فرمایا بڑی عمر کے آدمی کے لئے ستر عورت فرض ہے مگر ختنہ صرف سنت ہے۔ اس لئے ان کے لئے ضروری نہیں کہ ختنہ کروائیں۔

حضرت اقدس کی کتب میں ذکر

حضرت اقدس نے تحفہ قیصریہ میں جلسہ ڈائمنڈ جوبلی میں شامل ہونے والوں میں آپ کا ذکر کیا ہے۔

نورالقرآن میں آریہ صاحبان کے نام جو حضرت امام کامل کی خدمت میں حاضر ہیں۔ آپ کا نام بھی درج ہے۔ حاشیہ میں لکھا ہے۔

"نیک صالح آدمی ہیں اس جوانی میں صلاحیت حاصل ہونا محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔"

قادیان گائیڈ میں (1920ء) میں نو احمدی بھائیوں کے تحت آپ کا نام درج ہے۔ (صفحہ 96) گویا اس وقت آپ زندہ تھے۔

(تاریخ وفات کے بارہ میں علم نہیں ہو سکا)

(اصحاب صدق وصفا صفحہ: 110)

مکرم مسعود احمد ناصر وینس صاحب

میری والدہ مکرمہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ

خاکسار کی والدہ مکرمہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ 1936ء میں کالیہ ضلع شیخوپورہ میں ایک معزز زمیندار گھرانہ مکرم محمد اسماعیل صاحب چندھڑ کے گھر پیدا ہوئیں۔آپ کی والدہ محترمہ رحیم بی بی صاحبہ ایک نیک سیرت اور خدمت خلق کرنے والی خاتون تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے خلافت پر متمکن ہونے سے پہلے جب دوروں پر آنبہ ضلع شیخوپورہ تشریف لے جاتے تھے تو آپ کی مہمان نوازی کی سعادت بھی اکثر نانی جان کو ملی۔ اس ضمن میں ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ چونکہ والدہ کے گاؤں کا نام کالیہ تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے وہاں ایک دینی نشست کے بعد فرمایا کہ جہاں رحیم بی بی صاحبہ جیسی نیک اور فرشتہ سیرت خاتون موجود ہیں اس کا نام کالیہ کیسے ہوسکتا ہے۔ لہٰذا آج سے اس مقامی جماعت کا نام کالیہ نہیں بلکہ کالیہ نوریہ ہوگا۔ کالیہ ان لوگوں کے لئے ہے جو کہ حضرت مسیح موعود کی معرفت اور ہدایت سے ناآشنا ہیں اور سمجھتے بوجھتے ہوئے۔ آپ کے انکاری ہیں۔اسی دوران انہوں نے نانی جان کی خدمت خلق کا بھی ذکر کیا۔

انہوں نے بیان فرمایا کہ ’’فاستبقوا الخیرات‘‘ کے مضمون کے حوالہ سے محترمہ رحیم بی بی صاحبہ کا ذکر کرنا چاہوں گا۔ دیکھیں کتنی سادگی اور انکساری کے ساتھ آپ لوگوں کی خدمت کرتی ہیں اور دور دراز سے عورتیں اپنے بچوں کو ’’گھنڈی‘‘ لگوانے کے لئے آپ کے پاس لاتی ہیں اور آپ تمام کام کاج جو دیہاتی ماحول میں گھر چلانے کے لئے عورت کی ذمہ داری سمجھے جاتے ہیں ان کو بھول کر ان لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کرتی ہیں۔ خود کو مشکل میں ڈال کر اور یہاں تک بھی لوگوں سے پتہ چلا ہے کہ ان کی خاطر تواضع کے علاوہ ان کی مالی امداد بھی کرتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو مقبول خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی والدہ کے نقش قدم پر چلائے اور وہ بھی ان نیکیوں اور خدمت خلق میں دوام حاصل کریں۔

حضرت صاحب کی یہی دعا والدہ محترمہ کے تمام عرصہ حیات ساتھ نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے حق میں ان دعاؤں کو پورا فرمائے۔ آمین

نانی جان کی وفات 1983ء میں ہوئی۔ تب حضرت صاحب خلافت پر متمکن ہو چکے تھے۔ جنازہ ربوہ لایا گیا اور خوش قسمتی سے حضرت صاحب نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بعد از تدفین ازراہ شفقت قبرستان تشریف لے گئے اور دعا بھی کروائی۔ نماز جنازہ پڑھانے سے قبل حضرت صاحب نے فرمایا یہ رحیم بی بی کالیہ نوریہ سے ہیں۔ بہت نیک سیرت اور دعا گو خاتون تھیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے آمین اور ازراہ شفقت تمام بچوں کو ملاقات کا شرف بخشا اور افسوس کیا۔

والدہ مرحومہ بچپن سے ہی قرآن کریم سے شغف رکھتی تھیں اور قرآن کریم ناظرہ و باترجمہ سیکھا ہوا تھا۔ ان دنوں حضرت سید پیر لال شاہ صاحب امیر ضلع شیخوپورہ آف وار برٹن موضع کالیہ تشریف لایا کرتے تھے اور انہیں اس گھر میں قرآن کریم ایک لمبا عرصہ تک گاؤں کی مختلف بچیوں کو پڑھانے کی توفیق ملی۔ حضرت سید پیر لال شاہ صاحب نے والدہ محترمہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ کو سارے گاؤں کی بچیوں کا استاد مقرر کر رکھا تھا۔ اسی وجہ سے والدہ صاحبہ کو بچپن ہی سے قرآن مجید پڑھنے پڑھانے کا شوق تھا۔

والدہ مرحومہ بتاتی تھیں کہ ان کی امی جان میرے علاوہ اور لڑکیوں کو بھی گاؤں سے جلسہ پر بھجواتی تھیں۔ اس ضمن میں والدہ محترمہ بیان کرتی تھیں کہ والدہ کی ذاتی کوشش اور دینی حمیت اور غیرت کی بدولت ہی جماعت سے ان کا گہرا تعلق قائم ہوا۔ چونکہ پسماندہ علاقہ سے تعلق تھا لہٰذا والدہ صاحبہ کی کوششوں سے شروع سے ربوہ جلسہ ہائے سالانہ پر بڑے اہتمام سے بھیجنا اور خاص طور پر تاکید کرنی کہ بیٹا ڈیوٹی دینا اور کسی کام کو بھی عار نہ سمجھنا۔

ایک دفعہ میں گاؤں کی لڑکیوں کے ساتھ جلسہ سالانہ پر ڈیوٹی کے لئے آئی ہوئی تھی اور برتن دھونے پر ڈیوٹی لگی۔ میرے ساتھ جو دو لڑکیاں تھیں ان کا نام بھی سکینہ ہی تھا اور جب ڈیوٹی پر موجود ناظمہ صاحبہ بلاتیں تو کہتیں ’’تینوں سکینہ ادھر آجائیں‘‘۔ اس پر 2 دن ایسے ہی گزر گئے۔ ایک دن جب انہوں نے بلایا تو قریب ہی حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ موجود تھیں۔ انہوں نے جب یہ سنا تو نگران صاحبہ کو نہایت شفقت سے فرمایا کہ ایسے بلانا زیب نہیں دیتا۔ پھر انہوں نے ہم تینوں بیبیوں کو بلایا اور امی جان چونکہ ہنستی مسکراتی طبیعت کی مالک تھیں۔ اس لئے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ان کا نام فرحت سکینہ اختر رکھ دیا اور والدہ صاحبہ نے بھی تمام زندگی اپنا نام فرحت سکینہ اختر ہی لکھا۔ علاوہ ازیں حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے ازراہ شفقت اپنا سویٹر اتار کر والدہ محترمہ کو دیا اور کہا کہ بیٹی اسے پہن لو سردی کی شدت بہت زیادہ ہے، آپ نے سویٹر نہیں پہنا ہوا اور کام کی نوعیت ہی کچھ ایسی ہے کہ سردی فوراً لگ سکتی ہے اور باقی دونوں لڑکیوں کے نام کے ساتھ بھی ایک ایک نام کا اضافہ کر دیا اور ناظمہ کو ہدایت کی کہ ان سے کام کم لیا کرو، سادہ دیہاتی بچیاں ہیں اور ان کو ناموں سے پکارا کرو۔

والدہ صاحبہ بیان کرتی تھیں کہ ایک مرتبہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہم گاؤں کی 5 لڑکیوں کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے ملاقات تھی۔ دوران ملاقات ایک لڑکی نے حضرت صاحب سے عرض کیا کہ حضور سکینہ قرآن کریم کا درس بہت اچھا دیتی ہے۔ حضرت صاحب مسکرانے لگے اور فرمایا کہ لاؤ ہم بھی سنتے ہیں۔ چونکہ امی جان جھجک محسوس کر رہی تھیں کہاں اتنی جرأت کہ خلیفہ وقت کے سامنے کچھ بول سکتیں۔ بتاتی تھیں کہ یوں معلوم ہوا جیسے زبان ساتھ چھوڑ گئی ہے اور ٹانگوں میں جان نہیں۔ حضرت صاحب نے اس کیفیت کو بھانپ لیا اور انتہائی پدرانہ شفقت سے فرمایا کہ بیٹا گھبراؤ نہیں ذرا ہم بھی تو سنیں کہ سکینہ کیسا درس دیتی ہے۔ قرآن کریم منگوایا اور ارشاد فرمایا کہ بیٹی شروع کریں۔

امی جان بتاتی تھیں کہ ہمت تو نہ تھی کہ حضرت صاحب کے سامنے کچھ عرض کروں لیکن آپ کے حکم کی تعمیل بھی ضروری تھی۔ لہٰذا آپ نے سورۃ الفاتحہ کا درس دیا۔ درس سننے کے بعد حضرت صاحب نے دریافت کیا کہ آپ نے ترجمہ و تفسیر کہاں سے سیکھی ہے۔ آپ نے استاذ مکرم کا نام بتایا تو حضرت صاحب فرمانے لگے ’’ماشاء اللہ آپ نے سید لال شاہ کی شاگردی کا حق ادا کر دیا ہے اسے آئندہ بھی زندگی میں جاری رکھنا اور شادی کے بعد چھوڑ نہ دینا‘‘۔ تو واقعی خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی تمام زندگی یہ فرض ایک عالم جانتا ہے کہ احسن طریق سے سرانجام دیا۔

محترمہ فرحت سکینہ اختر صاحبہ جب نوجوانی کی عمر کو پہنچیں تو حضرت سید لال شاہ صاحب نے اپنی چہیتی شاگردہ کا رشتہ موضع ’’بیداد پور‘‘ ضلع شیخوپورہ میں ایک معزز زمیندار گھرانے حضرت چوہدری محمد حیات صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے اکلوتے صاحبزادے چوہدری احمد حیات صاحب وینس کے ہمراہ طے کر دیا۔ حضرت چوہدری محمد حیات صاحب پچھلی چند پشتوں سے اکیلے بیٹے ہی چلے آرہے تھے لیکن محترم والد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 4 بیٹے عطا کئے۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے سسرالی گاؤں آکر بھی قریباً سارے گاؤں کی بچیوں کو قرآن کریم سکھا دیا۔

ہر سال رمضان المبارک کے مہینہ میں محترمہ والدہ صاحبہ بڑے شوق اور اہتمام سے خواتین میں باقاعدہ درس قرآن دینے کی توفیق پاتی رہیں۔ اس سلسلہ میں ایک لمبا عرصہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور مبارک میں جب دارالیمن ایک محلّہ تھا یعنی حلقوں میں تقسیم نہ ہوا تھا تو مقامی سطح پر لجنہ اماء اللہ کی جانب سے آپ درس قرآن پاک رمضان المبارک دینے کے لئے مقرر تھیں اور یہ درس مکرم خلیفہ صباح الدین صاحب مرحوم کے گھر ہوتا تھا جس میں بی بی امۃ اللطیف صاحبہ (المعروف بی بی طفی) بھی شرکت کرتی تھیں۔ محلّہ کی عورتیں دور دور سے درس سننے آیا کرتیں۔ آپ کا درس دینے کا انداز اتنا سادہ اور پُراثر ہوتا تھا کہ ہر سننے والے کے دل پر اثر کر جاتا تھا۔ اسی طرح بی بی صاحبہ کے بچوں کو بھی قرآن کریم باترجمہ و سادہ پڑھا کر آپ کو خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت کی سعادت بھی مل گئی۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ہی دور خلافت میں ایسے افراد جماعت احمدیہ کی لسٹ بنائی گئی جنہوں نے 100 یا اس سے زائد لوگوں کو قرآن کریم سکھایا ہو۔ محترمہ امۃ اللطیف صاحبہ جو کہ اس وقت محلّہ کی صدر تھیں انہوں نے والدہ صاحب سے اپنے شاگردوں کی لسٹ بنانے کا ارشاد کیا جو کہ محترمہ والدہ صاحبہ نے اسی وقت بنا کر دے دی۔ اس لسٹ کو دیکھ کر محترمہ امۃ اللطیف بیگم صاحبہ بے ساختہ فرماتی ہیں کہ ’’ماشاء اللہ آپ کے شاگردوں پر تو سورج بھی غروب نہیں ہوتا‘‘ یعنی شاگردوں کی اتنی تعداد ہے کہ مشرق و مغرب پوری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ انتہائی صابرہ شاکرہ شفیق ملنسار دعا گو مہمان نواز خوش خلق خاتون تھیں۔ تصنع یا بناوٹ کا شائبہ تک نہ تھا۔ ایک ہی ملاقات میں ملنے والے کو اپنا گرویدہ بنا لیا کرتی تھیں۔ جب کبھی بیماری کی صورت میں ہسپتال وغیرہ جاتیں تو سارا عملہ پہلے ہی دن ان کا مطیع ہو جاتا۔ صبح صبح قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرنا ان کی عادات میں شامل تھا۔ اس وجہ سے سارے مریض فرمائش کر کے قرآن کریم سنا کرتے تھے۔

محترمہ والدہ صاحبہ اس کثرت سے قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً حفظ ہو گیا تھا اور بغیر قرآن کریم دیکھے ہی پڑھنے والا اگر غلطی کرتا تو درست کر دیا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کا کوئی بھی نسخہ سامنے آتا تو اس میں سے طباعت کی غلطیوں کی نشاندہی کر دیتی تھیں۔ اکثر ہمارے غیر از جماعت رشتہ دار امی جان سے قرآن کریم کا وہ نسخہ جو آپ نے تلاوت کر لیا ہوتا تھا اپنے گھر لے جاتے تھے کہ اس قرآن کریم میں کوئی غلطی نہیں ہے۔

جب گاؤں بیداد پور ضلع شیخوپورہ میں درس قرآن کریم دیتیں تو اس میں کثیر تعداد میں غیر از جماعت خواتین بھی ہماری احمدیہ بیت الذکر میں آکر شامل ہوتیں اور اس سے استفادہ کرتیں۔ آپ نے سینکڑوں احمدی وغیر از جماعت بچے اور بچیوں کو قرآن کریم ناظرہ، باترجمہ اور تفسیر پڑھائی اور تمام زندگی قرآن کریم کی خدمت میں گزار دی۔ شدید طبیعت خراب ہونے کے باوجود بھی بچوں کو قرآن کریم ضرور پڑھاتیں۔

آپ نے ایک لمبا عرصہ اپنے گاؤں کالیہ نوریہ میں شادی سے پہلے، شادی کے بعد راج گڑھ لاہور اور پھر محلّہ دارالیمن ربوہ میں خصوصاً رمضان المبارک میں خواتین میں درس قرآن دینے کی سعادت حاصل کی۔

آپ کی تمام زندگی اس حدیث مبارکہ کے گرد

گھومتی نظر آتی ہے کہ ”تم میں سے بہترین شخص وہ ہے کہ خود قرآن سیکھے اور پھر دوسروں کو سکھائے“۔ درس دینے کا انداز اتنا سادہ اور پُر اثر ہوتا تھا کہ ہر خاص و عام کے دل پر اثر کر جاتا۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے قرآن کریم کو صحیح تلفظ اور مخرج سے پڑھنے کی تحریک فرمائی تو محترمہ والدہ صاحبہ خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد ہی سیکھ لیا اور باوجود بڑھاپے اور ضعف کے بڑے شوق کے ساتھ محلّہ کی ایک خاتون ”یاسمین آپا“ کے گھر باقاعدگی اور شوق کے ساتھ تلفظ سیکھنے جایا کرتی تھیں اور سبق کو گھر میں بار بار دہراتی تھیں۔ لاتعداد شاگرد ہونے کے باوجود آپ خود شاگرد بننے پر بہت خوش ہوا کرتی تھیں۔

آپ خلافت کی فدائی اور پُر جوش داعی الی اللہ تھیں اور خاندان حضرت مسیح موعود سے ایسا گہرا عشق و وفا کا تعلق رکھتی تھیں اور ہر خوشی اور غمی کے موقع پر دعا کے لئے ضرور جاتیں اور ملاقات کرتیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ خاندان حضرت مسیح موعود سے ایک خاص تعلق رکھتی تھیں اور بیماری سے پہلے تک ہر مہینہ (تقریباً) کے بعد مقدس خاندان کی مستورات سے ملاقات کے لئے تشریف لے جاتیں اور جب سردیوں میں نشاستہ بناتیں تو خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں بطور تحفہ ضرور بھیجتیں۔

بیماری کی پرواہ کئے بغیر جماعتی پروگرامز میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ 2004ء میں آپ کی اینجیو گرافی ہوئی تھی اور مہروں میں بھی تکلیف تھی مگر جب قادیان کا ویزا لگ گیا تو سب چیزوں کو پس پشت ڈال کر قادیان دارالامان گئیں۔ جس سال حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ قادیان تشریف لائے تو بدقسمتی سے ویزا نہ مل سکا۔ آپ کی شدید خواہش تھی کہ خلیفہ وقت کی اقتداء میں قادیان کے جلسہ میں شمولیت اور آپ سے شرف ملاقات حاصل ہوا اور اب ان کو 2008ء کے جلسہ سالانہ کا انتظار تھا مگر زندگی نے وفا نہ کی۔ چونکہ آپ کا پاسپورٹ 2007ء میں ختم ہونا تھا لہٰذا تاکید کر رہی تھیں کہ اسے Reneue کرواؤ تاکہ میں خلافت جوبلی کے پُر مبارک جلسہ میں شریک ہوسکوں۔

یوں تو خلافت احمدیہ سے ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے محبت ہے مگر اس کا انداز اپنا اپنا ہوتا ہے۔ محترمہ والدہ صاحبہ خلافت احمدیہ سے ایک والہانہ جذبہ اور محبت رکھتی تھیں اور ہمیشہ پنجوقتہ نماز میں خلافت احمدیہ کے قیام کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں۔ خلیفہ وقت کی آواز پر ہمیشہ ہراول دستے کی طرح لبیک کہتی تھیں۔ خطبہ جمعہ پر گھر میں خاص طور پر ڈش کو ٹھیک رکھنے کا اہتمام کرواتیں اور دو تین دن پہلے ہی گھر میں ڈش اور رسیور کو درست حالت میں رکھنے کا کہنا شروع کر دیتی تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ اپنی وفات سے چند دن پہلے خاکسار کو بلوایا اور پوچھا کہ ناصر تم نظام خلافت پر مقالہ لکھنے کی سعادت حاصل کر رہے ہو؟

میں نے عرض کیا جی امی جان مگر اب بھائی کی شادی اور آپ کی طبیعت بھی صحیح نہیں رہتی اور تاریخ بھی ختم ہونے کو ہے اس لئے شاید محروم رہ جاؤں۔ تو اس پر فرمانے لگیں کہ سب کام چھوڑ کر مقالہ ضرور بھیجنا کہ ایک صدی بعد یہ موقع کسی کو نصیب ہو کہ نہ ہو۔ ہمیشہ ہم سب بچوں کو خلیفہ وقت سے پختہ وفا کا تعلق رکھنے کی تلقین فرماتیں اور اگر کوئی بچہ حضور کو خط لکھنے میں تاخیر کرے تو ناراضگی کا اظہار فرمایا کرتی تھیں۔ خلیفہ وقت سے وفا اور محبت کا یہ عالم تھا کہ اٹھتے بیٹھتے حضرت صاحب کے لئے دعائیں کیا کرتی تھیں اور اپنی وفات سے کچھ دیر پہلے بھی حضرت صاحب کی صحت و سلامتی کے لئے دعا مانگی۔ خلیفہ وقت کی ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتی تھیں اور اولاد کو بھی اس کی تلقین فرماتیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ اپنا چندہ بڑی باقاعدگی سے ادا کیا کرتی تھیں۔ ہمیشہ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور ہم سب بچوں کو تلقین فرماتی تھیں۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے موصیہ تھیں اور سارے واجبات اپنی زندگی میں ادا کر چکی تھیں۔ وفات کے وقت دو ماہ کا چندہ ایڈوانس ادا کیا ہوا تھا۔ نیکی اور تقویٰ میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ نے تقریباً 22 سال کا عرصہ ایام بیوگی میں گزارا۔ مگر ہمیشہ خدا تعالیٰ کا صبر و شکر ادا کیا کرتی تھیں اور ان ایام میں کسی بھی صورت میں کسی عزیز رشتے دار کے سامنے مدد کا خیال تک دل میں نہ لاتیں اور ہمیشہ ہم سب گھر والوں کو خدا سے مانگنے اور خدا کے ہی دیئے پر صبر شکر کرنے کا حکم دیتی تھیں۔ صبر و شکر کے اس مقام کو اللہ تعالیٰ نے بھی قبول فرمایا جس کے ہم سب گواہ ہیں۔

محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے محترمہ والدہ صاحبہ میں ہمدردی مخلوق خدا کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ ہمیشہ اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دیتی تھیں اور کوئی موقع خدمت خلق کا ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھیں۔ جانی دشمن بھی اگر ضرورت کا اظہار کرتا تو ہر چیز بھلا کر اس کی ضرورت پوری کرتی تھیں۔ عید وغیرہ کے موقع پر ہمیشہ غریب گھرانوں میں کپڑے اور نقدی وغیرہ لازماً بھجواتی تھیں۔ ہر ماہ جو پنشن وصول ہوتی وہ غرباء میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔ آپ کو جو دوائی وغیرہ کے سلسلہ میں پیسے ملتے تو انہیں بھی بعض اوقات کسی ضرورت مند کو دے دیتیں اور گھر میں کسی کو نہ بتاتی تھیں کہ دوائی ہے یا نہیں۔

کوئی بھی سوالی اگر آتا تو خالی ہاتھ نہ بھیجتیں۔ چونکہ امراض قلب کا شکار تھیں اس لئے ماہانہ کافی مہنگی دوائی استعمال کرتی تھیں۔ وفات سے چند ماہ قبل کوارٹرز بیوت الشکر دارالیمن غربی سے ایک عورت آئی اور کہا کہ 2000 روپے بجلی کا بل آیا ہے، پچھلے ماہ بھی ادا نہیں کیا۔ لہٰذا روپوں کی سخت ضرورت ہے۔ آپ نے اپنی صحت کا خیال نہ رکھتے ہوئے دوائی کے پیسے اس عورت کو دے دیئے اور کہا کہ اپنی ضرورت پوری کر لو۔ یہ واقعہ آپ کی وفات کے بعد اس عورت نے بیان کیا۔

آپ بہت ہی غریب پرور خاتون تھیں۔ ہمیشہ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتی تھیں۔ عیدوں کے موقع پر محلّہ کے غرباء کا خاص خیال رکھتی تھیں۔ عید الفطر سے قبل رمضان المبارک کے آخری عشرے میں دو کلو چینی، ایک کلو گھی اور سویاں اور گری وغیرہ لے کر پیکٹ بناتیں اور ساتھ کچھ نقدی بھی ہوتی تھی جو کہ مجھے معلوم نہیں اور غرباء کے کوارٹرز میں تقسیم کرتیں اور اکثر اوقات اگر گاؤں سے چاول کی فصل نہ بھی آئی ہوتی تو دو بوری چاول خرید کر دو دو کلو کے پیکٹ بنا کر غریبوں میں تقسیم کرتی تھیں اور کہتی کہ یہ لوگ مہنگائی کی وجہ سے استطاعت نہیں رکھتے کہ خرید سکیں۔

والدہ صاحبہ نہایت باہمت خاتون تھیں۔ ہمارے والد صاحب مکرم چوہدری احمد حیات صاحب وینس 1985ء میں تقریباً 23 برس قبل وفات پا گئے تھے۔ ان کی وفات کے وقت ہم سب بہن بھائی بہت چھوٹے تھے۔ والدہ صاحبہ نے انتہائی نامساعد حالات کے باوجود ہم سب بہن بھائیوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی اور والد صاحب کے ترکہ میں سے ملنے والی زمین اور گھر جو کہ بیداد پور ضلع شیخوپورہ میں تھا خیر باد کہہ کر بچوں کی تربیت کی خاطر مرکز کو ترجیح دی اور ربوہ میں ہی رہائش اختیار کی۔ ہم سب بہن بھائیوں کی شادیاں کیں اور اب سب اپنے اپنے گھروں میں خوش و خرم ہیں۔ آپ وفات سے قبل ماشاء اللہ تمام فرائض انجام دے چکی تھیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ تربیت اولاد کے بارہ میں ایک خاص تڑپ رکھتی تھیں۔ ہمیشہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑا کر دعا کیا کرتیں کہ اے اللہ تو ہی ان یتیم بچوں کا حافظ و ناصر ہے اور تو ان سب کو نیک اور سیدھی راہ پر چلا، تاکہ یہ خادم دین بن سکیں۔ ہم سب بچوں کو اوائل عمری میں قرآن کریم ناظرہ پڑھا دیا اور سبھی کو قرآن کریم باترجمہ بھی پڑھا دیا۔

گھر میں اصول مقرر کر رکھا تھا کہ قرآن کریم ناظرہ سے پہلے بچے کو سکول داخل نہ کرواتی تھیں۔ سب بچوں کو سختی سے نماز باجماعت کے لئے بیت الذکر بھجوایا کرتی تھیں اور جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بچے کو وقتاً فوقتاً انعام سے نوازتیں تاکہ باقی بچوں میں بھی خدمت دین کا جذبہ پیدا ہو۔ جماعت کے اختلافی مسائل آپ کو ازبر تھے اور ہمیشہ فارغ وقت میں دعوت الی اللہ کے متعلق سادہ سادہ مگر پُر فہم جوابات سنایا کرتی تھیں۔ اپنے بڑے بیٹے کو حافظ قرآن بھی بنانے کی سعادت پائی اور پھر ایک نواسے کو بھی حافظ قرآن بنایا۔ سب سے بڑی بیٹی جرمنی میں آجکل والدہ محترمہ کے طفیل ہی لجنات کو قراءت سکھانے کی توفیق پا رہی ہیں۔ ایک بیٹے نے تقریباً 3 سال بطور معلم ”تعلیم قرآن“ وقف کرنے کی سعادت پائی۔

اقرباء پروری کا جذبہ محترمہ والدہ صاحبہ کے اندر ہمیشہ موجزن رہتا تھا اور کبھی بھی رشتہ داروں سے حسن سلوک کا موقع اپنے ہاتھ سے نہ گنواتیں۔ جب کسی سے ناراضگی ہوتی تو ہمیشہ سلام میں پہل کیا کرتی تھیں اور ناراضگی دل میں نہ رکھتی تھیں۔ ناروا سلوک کرنے والے رشتہ داروں سے بھی خندہ پیشانی سے پیش آیا کرتی تھیں۔ دل میں کسی قسم کا بغض اور کینہ پنپنے نہ دیتیں اور ہمیشہ ہم سب کو اس کی تلقین کرتی تھیں۔ ترکہ میں ملنے والی جائیداد بھی اپنے بھائیوں کو ھبہ کر دی۔

آپ کو بچوں سے بہت پیار تھا۔ آپ عید وغیرہ کے موقع پر محلے کی سب بچیوں کو جو گھر ملنے آتی تھیں عیدی ضرور دیتیں اور ساتھ ڈھیر ساری دعائیں بھی۔ اگر کوئی بچہ گھر نہ آتا تو اس سے شکوہ کرتی تھیں کہ تم عید ملنے کیوں نہ آئے۔

دنیا میں سب ماؤں کو اپنے بچوں سے پیار ہوتا ہے مگر سب کا انداز اپنا اپنا ہوتا ہے۔ ہماری والدہ محترمہ کا پیار ہم سب بہن بھائیوں کے ساتھ ایک شفیق دوست کا سا تھا۔ ہم بلاجھجک سب باتیں والدہ محترمہ کو بتایا کرتے تھے۔ بہوؤں کے ساتھ حسن سلوک میں اپنی مثال آپ تھیں۔ کبھی کسی قسم کا شکوہ تک زبان پر نہ لایا کرتی تھیں۔

محترمہ والدہ صاحبہ کو شعر و شاعری سے بھی ایک خاص شغف تھا۔ آپ کو درثمین کی کئی نظمیں زبانی یاد تھیں۔ اس کے علاوہ بخار دل بڑے شوق اور خوش الحانی سے پڑھا کرتی تھیں۔ قرآن کریم کا شعروں میں ترجمہ بھی آپ کو زبانی یاد تھا۔ آپ پنجابی زبان میں قرآن کریم کا شعری ترجمہ کیا کرتی تھیں۔ اتنی ساری نظمیں اور شعر زبانی یاد رکھنے کی وجہ آپ بتایا کرتی تھیں کہ مجھے حضرت سید لال شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی زوجہ محترمہ نے بچپن ہی میں قصیدہ عربی حضرت مسیح موعود یاد کرا دیا تھا جس کی برکت سے میرا حافظہ تیز ہے۔

مورخہ 15/ اگست 2007ء کی شب نماز عشاء سے قبل خود غسل اور وضو کیا، پھر عشاء کی نماز ادا کی اور پھر لیٹے لیٹے دعا کی کہ اے اللہ میرے دل میں اگر کسی کے متعلق کوئی بغض یا کینہ ہے تو اسے محض اپنے فضل سے صاف فرما دے۔ میں اپنے بچوں سے بہت خوش ہوں۔ اے اللہ تو ان کا نگہبان ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا کر تاکہ جماعت احمدیہ ان کے زیر سایہ غلبہ پا سکے۔ پھر اس کے بعد درود شریف قدرے بلند آواز میں پڑھا اور پھر ایک لمبا سانس لیا اور ...... درود شریف قدرے بلند آواز میں پڑھا اور ساتھ ہی ان کی روح قفس عنصری سے مولائے حقیقی کے حضور پرواز کر گئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت آپ کی غائبانہ نماز جنازہ 7 نومبر 2007ء قبل از نماز ظہر بیت الفضل لندن میں پڑھائی۔ مرحومہ والدہ محترمہ گوناگوں صفات کی مالک تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت اور جماعت احمدیہ سے ایک خاص قسم کے والہانہ عشق کا جذبہ رکھتی تھیں۔ نیکی

(باقی صفحہ 6 پر)

ماخوذ

مغربی ممالک میں قبولیت اسلام کا رجحان

ڈاکٹر نور حسین افضل صاحب لکھتے ہیں۔

نیویارک میں شائع ہونے والے مقبول جریدے "Time" نے ایک رپورٹ شائع کی ہے جس کے ایک ایک جملے سے اسلام کی حقیقت اور حقانیت عیاں ہو رہی ہے، رپورٹ کے مطابق ''یورپ میں نئی مساجد کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، فضا میں پانچ وقت اذان کی آواز گونج رہی ہے، روم میں تین کروڑ ڈالر کی لاگت سے مسجد تعمیر ہوئی، اس کے لئے زمین حکومت نے عطیہ کی، فرانس میں ایک ہزار مساجد ہیں، جبکہ 1970ء میں ان کی تعداد ایک درجن کے قریب تھی، ٹائم کے اعداد و شمار کے مطابق یورپ میں مسلمانوں کی تعداد 70 لاکھ ہے، برطانیہ میں تقریباً 100 کے قریب پبلک سکولوں میں بچوں کے نصاب میں اسلامیات کا مضمون شامل ہے، مغربی جرمنی کے مغربی لائن کی ریاست میں جتنے پبلک سکول ہیں اس میں ایک تہائی تعداد مسلمان بچوں کی ہے، جریدے کے مطابق تین دہائیاں قبل مسلمان یورپ میں اجنبی تھے اور انہیں شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا، لیکن مسلمان اپنی حیثیت منوانے میں کامیاب ہوئے اور اپنے ووٹوں سے اور لارڈ نذیر احمد کو برطانیہ کا رکن پارلیمنٹ منتخب کیا، اسلامی لٹریچر، قرآن مجید کے تراجم کی فروخت میں نمایاں اضافہ ہو رہا ہے جو مغربی دانشوروں اور عوام کے دلوں پر گہرا اثر ڈال رہا ہے۔

برطانیہ میں ایک تعلیمی ٹرسٹ اسلامک فاؤنڈیشن کے مطابق ڈائریکٹر جنرل خورشید احمد کہتے ہیں کہ ''اسلامک فاؤنڈیشن کے جائزے کے مطابق یورپ میں ڈھائی کروڑ مسلمان آباد ہیں، ان میں ایک کروڑ 15 لاکھ روس میں، 75 لاکھ مغربی یورپ کے باقی ماندہ ممالک میں اور تقریباً 60 لاکھ مغرب یورپ میں آباد ہیں، اس طرح اسلام یورپ کا دوسرا بڑا مذہب ہے۔'' یورپ کے مسلم اقلیتی بورڈ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمود صدیقی سعدی نے انکشاف کیا ہے کہ اقوام متحدہ نے یورپ کے مسلمانوں کی تعداد کے بارے میں جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں مسلمانوں کو 21 ملین (2 کروڑ 10 لاکھ) ظاہر کیا گیا.......... جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں مسلمانوں کی تعداد 42 ملین (4 کروڑ 20 لاکھ) سے بھی زیادہ ہیں جو یورپ کے مختلف ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں، مذکورہ مجموعی تعداد میں انگلستان میں 70 لاکھ فرانس میں 50 لاکھ اور 40 لاکھ سے زیادہ مسلمان جرمنی میں آباد ہیں۔

آیئے یورپ کے مختلف ممالک کے اعداد و شمار کا جائزہ لیتے ہیں:

☆.......... **برطانیہ** میں روز بروز مسلمانوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے، اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد 20 لاکھ ہے۔ 600 مساجد اور 1400 اسلامی تنظیمیں کام کر رہی ہیں، برطانیہ میں مسلمانوں کی تعداد اور مساجد کی تعمیر میں بڑی تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے، اس کا اندازہ آپ صرف اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ 1963ء میں برطانیہ میں صرف 13 مسجدیں تھیں اور ان مساجد میں صرف فجر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ہوتی تھیں جبکہ پورے برطانیہ میں جمعہ کی کوئی خاص روایت نہ تھی اس کے صرف 30 برس بعد 1993ء تک برطانیہ میں 575 مساجد تعمیر ہو چکی ہیں اور ان مساجد میں جمعہ کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔

☆.......... **فرانس** یورپ کا وہ ملک ہے جس میں سب سے زیادہ مسلمان آباد ہیں۔ فرانس میں مسلمانوں کی تعداد 60 لاکھ ہے، 1300 مساجد اسلامک سینٹر ہیں، 600 اسلامی تنظیمیں کام کر رہی ہیں، قومی سطح پر مسلمانوں کا اپنا ریڈیو چینل ہے، مسلمانوں نے اپنا پہلا سکول مڈغاسکر کے مشرق میں فرانسیسی جزیرے ری یونین میں کھولا، پہلے کالج کا افتتاح 2001ء میں آبر وویلیر ز میں کیا، اب الحمدللہ کئی تعلیمی ادارے کام کر رہے ہیں، حکومتی دعویٰ کے مطابق جن فرانسیسیوں نے اسلام قبول کیا ان کی تعداد 30 ہزار ہے، جبکہ آکسفورڈ یونیورسٹی کے مشہور اسکالر عبدالکریم مراد نے انکشاف کیا ہے کہ ایک لاکھ فرانسیسی مشرف باسلام ہو چکے ہیں اس طرح نو مسلموں کے حوالے سے فرانس یورپ میں پہلے نمبر پر آتا ہے، حکومت کا خیال ہے کہ آئندہ پندرہ سال میں فرانس میں مسلمانوں کی تعداد 60 تا 80 لاکھ ہو جائے گی۔

☆.......... **اٹلی** سے شائع ہونے والے مجلّہ "The Journal" میں انکشاف کیا گیا ہے کہ 200 سال بعد یورپ معاشرہ مکمل طور پر اسلام کو دین کی حیثیت سے قبول کرلے گا۔

☆.......... اٹلی اور جرمنی میں بھی مسلمانوں کی صورت حال تسلی بخش ہے، اٹلی میں مسلمانوں کی تعداد 10 لاکھ ہے، 450 مساجد و اسلامک سینٹر ہیں ان میں 80 ہزار پچھلے چند برسوں میں مسلمان ہوئے۔

☆ **جرمنی** میں 40 لاکھ مسلمان آباد ہیں، 1400 مساجد اور اسلامک سینٹرز ہیں، آبادی میں مسلمانوں کا تناسب 3.7 فیصد ہے۔

☆.......... **کینیڈا** میں اسلام قبول کرنے کی شرح 1991ء تا 2001ء تک 128.9 فیصد اضافہ ہوا۔

☆.......... 11 ستمبر کے واقعات کے بعد **سوئٹزرلینڈ** میں 6 ہزار عیسائی مسلمان ہوئے۔

☆.......... ماہرین کا خیال ہے کہ 2020ء تک یورپ کی کل آبادی میں مسلمانوں کی تعداد 10 فیصد ہو جائے گی۔

☆.......... امریکہ کے ایک آزاد تحقیقاتی ادارے کے مطابق 2025ء تک زمین پر آباد نفوس میں ایک تہائی مسلمان ہوں گے۔

☆.......... سان ڈیاگو یونیورسٹی کے ایک محقق جان ویکس کے مطابق 2020ء تک دنیا میں ہر چار افراد میں سے ایک مسلمان ہوگا۔

☆.......... معروف پادری ماجولینی کے بقول ''مستقبل اسلام کا ہے''۔

امریکی جریدے کے مطابق 2025ء تک مسلمان پوری دنیا کا 35.5 فیصد ہوں گے جبکہ عیسائی 20.2 فیصد ہوں گے۔

2000ء میں ہندو 13.4 فیصد تھے، جبکہ 2025ء تک 13.1 فیصد ہوں گے۔

2000ء میں بدھ مت 5.9 فیصد تھے جبکہ 2025 تک 5.7 فیصد ہوں گے۔

2000ء میں یہودی 3.7 فیصد تھے، جبکہ 2025ء میں 2.5 فیصد ہوں گے۔

☆ جبکہ دیگر مذاہب 7.7 فیصد ہوں گے، جریدے نے اعتراف کیا ہے کہ یورپ میں اسلام کے پھیلاؤ کا تناسب دوسرے مذاہب سے کہیں زیادہ ہے۔

اب آپ ان معروضات کو یکسوئی کے ساتھ ملاحظہ کیجئے یہ اور ان جیسی رپورٹس جب دنیا بھر کے ٹاپ کلاس یہودیوں کے پوپ اور عیسائیوں کے پادریوں کے سامنے آئیں کہ 2025ء تک اسلام کے ماننے والے پوری دنیا کا 35.5 فیصد ہو جائیں گے اور عیسائی 20.2 اور یہود 2.5 فیصد.......... اس رپورٹ کے بعد یہ تمام پوپ اور پادری سر جوڑ کر بیٹھ گئے کہ کس طرح مسلمانوں کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جائے۔ چنانچہ انہوں نے جو پلان ترتیب دیا اس کے چند مندرجات یہ ہیں۔

اول: 9/11 کا خود ساختہ واقعہ ان کے پلان کی تمہید تھا، اس واقعہ کے بعد افغانستان پر حملہ کر کے اسلامی حکومت ختم کی گئی، پھر امریکہ اور برطانیہ میں رجسٹریشن کے نام پر مسلمانوں کو ملک بدر کیا گیا، امیگریشن کے قوانین سخت کر کے مسلمانوں کو ایئر پورٹ سے ڈی پورٹ کیا گیا، قانونی طور پر رہائش پذیر مسلمانوں کو پریشرائز اور خوف میں مبتلا کیا گیا، ان کے ٹیلی فون ٹیپ کئے جا رہے ہیں تاکہ نہ تو یہ عملی طور پر اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں شریک ہو سکیں اور نہ یہ فنڈز فراہم کر سکیں۔

دوم: نبی کریم ﷺ کی توہین کیوں کی گئی، قرآن مجید کو دہشت گردی کی تربیت دینے والی کتاب کیوں قرار دیا گیا اور ''فلم فتنہ'' بنا کر قرآن مجید کی مخالفت کیوں کی گئی، اگر گہرائی میں جا کر سوچا جائے تو یہ سازش اسلام کی جڑیں کاٹنے کے مترادف ہے۔

سوم: مسلمانوں کی نسل کشی کر کے انہیں کیوں کمزور کیا جا رہا ہے، پہلے افغانستان پر حملہ کیا گیا پھر عراق کو خاک و خون میں تڑپایا گیا، ارض مقدس فلسطین میں روزانہ لاشیں گرائی جا رہی ہیں، پاکستان کے جری اور بہادر علاقوں قبائل اور سوات میں لشکر کشی اسی عالمی پلاننگ کا حصہ ہے۔

اس ساری پلاننگ کے ذریعے رائے عامہ کو اس کے لئے ہموار کیا گیا اور اس کے ذریعے پوری عالم انسانیت کو یہ پیغام دیا گیا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں، تاکہ انہیں نبی کریم ﷺ کی سیرت طیبہ اور قرآن مجید کے مطالعہ سے روکا جا سکے۔ عالم اسلام کے حکمرانوں سے استدعا ہے کہ یہود و ہنود کی اس سازش کو ناکام بنائیں اس کے لئے عملی اقدامات کی اشد ضرورت محسوس ہو رہی ہے تاکہ یہود و ہنود کے شر سے اسلام اور مسلمانوں کو بچایا جا سکے، اس میں ان کی اپنی بھی بقا ہے، آخری گزارش یہ ہے کہ یہود و ہنود کی اس ساری پلاننگ اور سازش کے باوجود یورپ کیوں اسلام کے زیر نگوں آ رہا ہے۔

انگلستان کے نامور مفکر جارج برنارڈ شا کا یہ قول تاریخ کی کتب میں بہت مشہور ہے۔ ''آنے والی صدی میں دنیا کے سب ہی مذہب فنا ہو جائیں گے، بجز اسلام کے کیونکہ یہی ایک ایسا مذہب ہے جو وقت کے تمام تقاضوں کو پورا کرتا ہے''۔

(روزنامہ جنگ 8 جولائی 2008ء ص 8)

(بقیہ از صفحہ 5 ''میری والدہ مکرمہ سکینہ اختر صاحبہ'')

اور تقویٰ میں ایک خاص مقام رکھتی تھیں۔ انتہائی عاجزی اور انکساری ان کی ذات کا حصہ تھا۔ مرحومہ والدہ محترمہ نے سوگواران میں 3 بیٹیاں، 4 بیٹے، متعدد نواسے نواسیاں اور ایک پوتا 3 پوتیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کا ذکر اولادیں ہے۔

☆ مکرمہ منزہ سلیم صاحبہ اہلیہ مکرم سلیم احمد ناصر صاحب مقیم جرمنی

☆ مکرمہ شگفتہ طارق صاحبہ اہلیہ مکرم طارق احمد طاہر مربی سلسلہ

☆ مکرم حافظ فلک شیر صاحب

☆ مکرم طاہر وینس صاحب آف بیداد پور ضلع شیخوپورہ

☆ خاکسار مسعود احمد ناصر وینس آف راج گڑھ حال مجلس رحمٰن پورہ لاہور، مختلف جماعتی اور خدام الاحمدیہ ضلعی و مقامی خدمت دین کی توفیق پا رہا ہے۔

☆ مکرمہ ازکی احمد صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری مظفر احمد اقبال صاحب رندھاوا آف جرمنی مقیم ناصر آباد ربوہ

☆ مکرم قمر احمد ظفر صاحب مقیم جرمنی

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب بہن بھائیوں کو محض اپنے فضل و کرم سے صبر عطا کرے اور ہم سب کا حامی و ناصر ہو، مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلائے۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 95152 میں حکیم نصرت محمود

ولد محمد اکرم قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن صادق آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حکیم نصرت محمود۔گواہ شد نمبر 1 احمد جمال۔گواہ شد نمبر 2 رانا مشہود احمد

مسل نمبر 95153 میں عدنان احمد

ولد ظفر اللہ خان قوم کاہلوں پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔عدنان احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق خان گواہ شد نمبر 2 اطہر احمد

مسل نمبر 95154 میں فاطمہ مبارک

بنت مبارک احمد قوم کاہلوں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 5 تولے مالیتی -/120000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فاطمہ مبارک۔گواہ شد نمبر 1 محمد صدیق خان۔گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالقدیر

مسل نمبر 95155 میں صائمہ مظہر

زوجہ مظہر الاسلام قوم یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔صائمہ مظہر۔ گواہ شد نمبر 1 اطہر احمد۔گواہ شد نمبر 2 عدنان احمد

مسل نمبر 95156 میں نبیل احمد

ولد نصیر احمد شریف قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔نبیل احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔گواہ شد نمبر 2 منصور احمد صدیقی

مسل نمبر 95157 میں عفت احمد

زوجہ محمد احمد قوم چوہان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن افشاں کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 13 تولے اڑھائی ماشے مالیتی -/304300 روپے (3) چاندی سیٹ 1 عدد مالیتی -/1800 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ عفت احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد احمد وصیت نمبر 32843۔گواہ شد نمبر 2 منیر احمد چغتائی وصیت نمبر 71652

مسل نمبر 95158 میں فراز احمد

ولد محمود احمد برہان قوم گکھڑ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-10-23 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔فراز احمد۔گواہ شد نمبر 1 خرم شہزاد صدیقی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد

مسل نمبر 95159 میں حسنات احمد

ولد سردار احمد شاہد قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن پشاور روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-28 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔حسنات احمد۔گواہ شد نمبر 1 محمد احمد۔ گواہ شد نمبر 2 خرم شہزاد صدیقی

مسل نمبر 95160 میں طلال احمد

ولد ظہیر الدین بابر قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔طلال احمد۔گواہ شد نمبر 1 عامر منہاس۔گواہ شد نمبر 2 ظہیر الدین بابر

مسل نمبر 95161 میں سعید احمد

ولد رشید احمد قوم انصاری پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے (1) رہائشی مکان واقع خیابان سرسید راولپنڈی مالیتی -/2000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سعید احمد۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالقدیر گواہ شد نمبر 2 ماسٹر خورشید احمد

مسل نمبر 95162 میں فائزہ سعید

بنت سعید احمد قوم انصاری پیشہ خانہ داری عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-12 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فائزہ سعید۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالقدیر۔گواہ شد نمبر 2 ماسٹر خورشید احمد

مسل نمبر 95163 میں رشید احمد

ولد محمد ابراہیم قوم انصاری پیشہ کاروبار عمر 75 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رشید احمد۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالقدیر گواہ شد نمبر 2 ماسٹر خورشید احمد

مسل نمبر 95164 میں راشد محمود

ولد محمود احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔راشد محمود۔گواہ شد نمبر 1 عامر منہاس۔ گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف

مسل نمبر 95165 میں ھمایوں طارق

ولد طارق محمود قوم کھوکھر پیشہ درزی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ھمایوں طارق۔گواہ شد نمبر 1 عامر منہاس گواہ شد نمبر 2 محمد حنیف

مسل نمبر 95166 میں محمد حنیف گوجر

ولد چوہدری لگاہ خان قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خیابان سرسید راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔محمد حنیف۔ گواہ شد نمبر 1 عامر منہاس۔ گواہ شد نمبر 2 ھمایوں طارق

مسل نمبر 95167 میں محسن احمد

ولد وسیم احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر

میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ محسن احمد۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد طلحہٰ ملک گواہ شد نمبر 2 شاہد احمد باجوہ

مسل نمبر 95168 میں رانا ابرار الدین

ولد رانا عماد الدین قوم راجپوت پیشہ میڈیکل ریپ عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ رانا ابرار الدین۔ گواہ شد نمبر 1 خالد احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 حبیب احمد

مسل نمبر 95169 میں ذکاء الدین

ولد کمال الدین قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اڈیالہ روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-25 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذکاء الدین کمال۔ گواہ شد نمبر 1 مقبول احمد۔ گواہ شد نمبر 2 فخر الاسلام

مسل نمبر 95170 میں منصور احمد

ولد عبدالرشید مبشر قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منصور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 شعیب احمد بھٹی

مسل نمبر 95171 میں ابراہیم یاسین

ولد محمد یٰسین قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-10 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ابراہیم یٰسین۔ گواہ شد نمبر 1 خالد احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 حبیب اللہ وصیت نمبر 23881

مسل نمبر 95172 میں سلیمان احمد خان

ولد افتخار احمد خان قوم یوسف زئی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال کالونی راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سلیمان احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد باجوہ۔ گواہ شد نمبر 2 خالد احمد باجوہ

مسل نمبر 95173 میں احسان اللہ

ولد حفیظ اللہ قوم باجوہ پیشہ ملازمت + کاروبار عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغل آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8400 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احسان اللہ۔ گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد طلحہٰ ملک

مسل نمبر 95174 میں عارف محمود

ولد مرزا منصور احمد (مرحوم) قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/50000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عارف محمود۔ گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد سنوری وصیت نمبر 40127 گواہ شد نمبر 2 احسان احمد سنوری وصیت نمبر 54611

مسل نمبر 95175 میں سمیرہ تبسم

زوجہ عارف محمود قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-13 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 16 تولے مالیتی -/376000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/100000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سمیرہ تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد سنوری۔ گواہ شد نمبر 2 عارف محمود

مسل نمبر 95176 میں چوہدری تیمور رضا

ولد منیر احمد ناصر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر ساڑھے انیس سال سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لالہ زار راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ چوہدر تیمور رضا۔ گواہ شد نمبر 1 فخر الاسلام۔ گواہ شد نمبر 2 چوہدری وجاہت اللہ

مسل نمبر 95177 میں عبدالستار

ولد عبدالرحمٰن ارشد قوم راجپوت بھٹی پیشہ دکانداری عمر 61 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 6 مرلہ واقع مسلم ٹاؤن مالیتی -/2500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عبدالستار۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد۔ گواہ شد نمبر 2 ریحان احمد

مسل نمبر 95178 میں ریحان احمد

ولد عبدالستار قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-8 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6500 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ریحان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار

مسل نمبر 95179 میں عطاء الواحد

ولد عبدالستار قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عطاء الواحد۔ گواہ شد نمبر 1 شیخ شان محمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالستار

مسل نمبر 95180 میں ظفر احمد

ولد عبدالحئی عمر قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کمال آباد راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ظفر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 محمد افضال اظہر ملک۔ گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد طلحہٰ ملک

مسل نمبر 95181 میں توحید احمد قریشی

ولد عبدالوحید قریشی قوم قریشی پیشہ تجارت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈبل روڈ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-11 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) کاروبار میں انویسٹ رقم مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ توحید احمد قریشی۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ امیر حسین۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالوحید قریشی

مسل نمبر 95182 میں تقی الدین

ولد بشیر الدین احمد قوم یوسف زئی پیشہ ملازمت عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شریف آباد راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) پلاٹ برقبہ 40x90 واقع گورنگ ٹاؤن کا 1/2 حصہ (2) پلاٹ برقبہ 8 مرلہ بمقام DHA Valley۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30425 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ تقی الدین۔ گواہ شد نمبر 1 لطیف احمد سنوری۔ گواہ شد نمبر 2 احسان احمد سنوری

مسل نمبر 95183 میں خواجہ طاہر احمد

ولد خواجہ محمد یوسف قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن آریہ محلہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-4 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

-/12000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔خواجہ طاہر احمد۔گواہ شد نمبر 1 چوہدری عبدالقدیر۔گواہ شد نمبر 2 منیب عمر صدیقی

مسل نمبر 95184 میں انوشیہ خان

بنت مبارک احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/10-I اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔انوشیہ خان۔گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان۔گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق خان

مسل نمبر 95185 میں افراح خان

بنت مبارک احمد خان قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 3/10-I اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-01 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔ اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔افراح خان۔گواہ شد نمبر 1 مبارک احمد خان۔گواہ شد نمبر 2 محمد صدیق خان

مسل نمبر 95186 میں ھالہ مظفر

بنت ملک مظفر احمد مبشر قوم پنجابی اعوان پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برٹش ہومزراولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/12000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ھالہ مظفر۔گواہ شد نمبر 1 ملک مظفر محمود مبشر۔گواہ شد نمبر 2 ملک عبدالباسط نور

مسل نمبر 95187 میں بسمہ مظفر

بنت مظفر احمد مبشر قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن برٹش ہومزراولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-29 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 1/2 تولہ مالیتی -/12000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ ۔بسمہ مظفر۔گواہ شد نمبر 1 ملک مظفر احمد مبشر۔ گواہ شد نمبر 2 ملک عبدالباسط نور

مسل نمبر 95188 میں مسرت شہزاد

زوجہ شہزاد اسلم قوم بٹ کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ہری پور ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 10 تولہ مالیتی -/230000 روپے(2) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔مسرت شہزاد۔گواہ شد نمبر 1 شہزاد اسلم وصیت نمبر 43357۔گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید اختر

مسل نمبر 95189 میں کاشف احمد

ولد نصیر احمد قریشی قوم ...... پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نبی چوک راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/900 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔کاشف احمد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد وسیم وصیت نمبر 46164۔گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید اختر

مسل نمبر 95190 میں طاہر احمد قریشی

ولد محمد اورنگ زیب قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چاہ سلطان راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-24 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔طاہر احمد قریشی۔گواہ شد نمبر 1 شکیل احمد وقاص۔گواہ شد نمبر 2 محمد اورنگ زیب خان

مسل نمبر 95191 میں منصور احمد

ولد حضور احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شکریال راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-30 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔منصور احمد۔گواہ شد نمبر 1 مبرور احمد۔ گواہ شد نمبر 2 منظور احمد

مسل نمبر 95192 میں عدیل احمد

ولد مبشر احمد قوم چوہدری پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-2-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔عدیل احمد۔گواہ شد نمبر 1 ماسٹر احمد اویس گواہ شد نمبر 2 وقاص احمد

مسل نمبر 95193 میں وقاص احمد

ولد مبشر احمد قوم چوہدری پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈھوک کشمیریاں راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-03 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔وقاص احمد۔گواہ شد نمبر 1 ماسٹر احمد اویس گواہ شد نمبر 2 عدیل احمد

مسل نمبر 95194 میں محمد صفدر

ولد ماسٹر محمد اسماعیل قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) مشترکہ رہائشی مکان برقبہ 9 مرلہ واقع سید والہ شیخوپورہ مالیتی -/400000 روپے (حصہ داران 5 بھائی 4 بہنیں)۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد صفدر گواہ شد نمبر 1 محمد اشفاق بٹ۔گواہ شد نمبر 2 چوہدری عبدالقدیر

مسل نمبر 95195 میں ثناء مبشر

زوجہ مبشر احمد خان قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چکلالہ راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-27 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن ساڑھے گیارہ تولے مالیتی -/269100 روپے(2) حق مہر بصورت طلائی زیور مالیتی -/125000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتی رہوں گی ۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔الامتہ۔ثناء مبشر۔گواہ شد نمبر 1 مبشر احمد خان ۔ گواہ شد نمبر 2 منور احمد خان

مسل نمبر 95196 میں سید عقیل احمد حیدر

ولد سید تنویر حسین شاہ قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن رتہ امرال راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-07 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے(1) 1 عدد سائیکل ۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔سید عقیل احمد حیدر۔گواہ شد نمبر 1 فیاض احمد گواہ شد نمبر 2 طاہر محمود

مسل نمبر 95197 میں باصل شہزاد

ولد شہزاد حامد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹینچ بھاٹہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-12-06 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔باصل شہزاد۔گواہ شد نمبر 1 شاہد احمد باجوہ گواہ شد نمبر 2 حافظ محمد طلحہٰ ملک

مسل نمبر 95198 میں ناصر محمود

ولد بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چوہڑمنڈہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ 08-11-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/4000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں ۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کوکرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی ۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔العبد۔ناصر محمود۔گواہ شد نمبر 1 محمد جمیل۔گواہ شد نمبر 2 لقمان احمد بھٹی

مسل نمبر 95199 میں مصور احمد

ولد طاہر احمد قوم میاں پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 08-11-20 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ

-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مصور احمد۔ گواہ شد نمبر 1 لطف الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 عابد منور

مسل نمبر 95200 میں ارسلان انور

ولد انور احمد قوم خان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ارسلان انور۔ گواہ شد نمبر 1 لطف الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 عابد منور

مسل نمبر 95201 میں زیب النساء پراچہ

بنت طارق احمد پراچہ قوم پراچہ پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت 1998ء ساکن سمن آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29-09-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/21000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ زیب النساء پراچہ۔ گواہ شد نمبر 1 اُسامہ بن طارق۔ گواہ شد نمبر 2 لطف الرحمٰن

مسل نمبر 95202 میں کلیم احمد خان

ولد نذیر احمد خان قوم خان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 04-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ کلیم احمد خان۔ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد داؤد باجوہ

مسل نمبر 95203 میں طارق احمد

ولد عبدالباسط قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طارق احمد۔ گواہ شد نمبر 1 شہزاد اعظم۔ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد بھٹی

مسل نمبر 95204 میں شہزاد اعظم

ولد محمد ریاض قوم بھٹی پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شہزاد اعظم۔ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد بھٹی۔ گواہ شد نمبر 2 طارق احمد

مسل نمبر 95205 میں عبدالحنان

ولد شیخ عبدالحمید قوم شیخ پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالحنان۔ گواہ شد نمبر 1 فیاض احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد بھٹی

مسل نمبر 95206 میں احمد شیراز

ولد طاہر سلیم قوم ہاشمی پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سبزہ زار لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20-09-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ احمد شیراز۔ گواہ شد نمبر 1 سمیع اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 نجف منیر

مسل نمبر 95207 میں بشریٰ ہارون

زوجہ ہارون الرشید ہاشمی قوم میر ٹالپور پیشہ خانہ داری عمر 74 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سبزہ زار سکیم لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر وصول شدہ -/2000 روپے (2) طلائی زیور بوزن 10 تولے مالیتی -/200000 روپے (3) ترکہ خاوند -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ بشریٰ ہارون۔ گواہ شد نمبر 1 رضوان الرشید ہاشمی۔ گواہ شد نمبر 2 ہمایوں رشید ہاشمی

مسل نمبر 95208 میں حنیف احمد بٹ

ولد شریف احمد بٹ قوم بٹ پیشہ کاروبار عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24-08-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) رہائشی مکان برقبہ سوا چار مرلے واقع ماڈل ٹاؤن مالیتی -/3000000 روپے (2) 1 عدد گاڑی مالیتی -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حنیف احمد بٹ۔ گواہ شد نمبر 1 اکرام الٰہی گواہ شد نمبر 2 منصور الٰہی

مسل نمبر 95209 میں ہبۃ المجیب

بنت عبدالصمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ہبۃ المجیب۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالصمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالاعلیٰ

مسل نمبر 95210 میں مہوش ریاض

بنت ریاض احمد قوم جٹ بھنڈر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مہوش ریاض۔ گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محفوظ احمد

مسل نمبر 95211 میں ملیحہ مظفر

بنت مظفر احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 07-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ملیحہ مظفر۔ گواہ شد نمبر 1 رانا مبارک احمد وصیت نمبر 19473۔ گواہ شد نمبر 2 رانا محفوظ احمد وصیت نمبر 40140

مسل نمبر 95212 میں مہ جبین

زوجہ رفیق احمد قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر بذمہ خاوند -/3000 روپے (2) طلائی زیور سوا تولہ مالیتی -/25000 روپے (3) نقد رقم -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ مہ جبین۔ گواہ شد نمبر 1 محمد انعام اللہ۔ گواہ شد نمبر 2 رفیق احمد

مسل نمبر 95213 میں ڈاکٹر خالدہ عامر

زوجہ ڈاکٹر عامر بشیر قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-05-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 20 تولے مالیتی -/320000 روپے (2) حق مہر وصول شدہ -/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/30000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ڈاکٹر خالدہ عامر۔ گواہ شد نمبر 1 محمد اسماعیل۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالکریم خالد

مسل نمبر 95214 میں منادی احمد

ولد عبدالسلام قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلامیہ پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ منادی احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالسلام وصیت نمبر 33059۔ گواہ شد نمبر 2 احمد رضاء

مسل نمبر 95215 میں فیض اللہ جمیل

ولد غلام شبیر خان قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 01-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) مکان برقبہ 10 مرلہ مالیتی

-/5000000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فیض اللہ۔گواہ شدنمبر1 وسیم امجد محمود۔گواہ شدنمبر2 لطیف محمود شیخ

مسل نمبر95216میں حسن بن شوکت

ولدشوکت کریم اعوان قوم اعوان پیشہ طالب علم عمر20سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-7/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ01-12-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 1عدد پلاٹ برقبہ 25x50واقع سیکٹر25-1 مالیتی -/1100000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔حسن بن شوکت۔گواہ شد نمبر1 ظہوراحمد وڑائچ۔گواہ شدنمبر2 وسیم احمد

مسل نمبر95217میں ذیشان احمد قمر

ولد بشیراحمد قمر قوم مغل پیشہ ملازمت عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-9/3اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ21-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 1عدد گاڑی مالیتی -/250000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/50000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ذیشان احمد قمر۔گواہ شدنمبر1 شہزاد مجیب۔گواہ شدنمبر2 منصوراحمد چیمہ

مسل نمبر95218میں عبدالعلی خاکی

ولدمنصوراحمد خاکی قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-9/3اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ28-09-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔عبدالعلی خاکی۔گواہ شدنمبر1 منصوراحمد چیمہ۔گواہ شدنمبر2 اسداللہ بن رشید

مسل نمبر95219میں مرزا طٰہٰ بیگ

ولدمرزازاہد بیگ سلیم قوم مغل پیشہ طالب علم عمر18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-9/3اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ18-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مرزا طٰہٰ بیگ۔گواہ شدنمبر1 ظل الرحمٰن۔گواہ شدنمبر2 منصوراحمد چیمہ

مسل نمبر95220میں ملک علی احمد مدثر

ولد ملک منوراحمد قوم ملک پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/3اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ18-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ملک علی احمد مدثر۔گواہ شدنمبر1 شہزاد مجیب گواہ شدنمبر2 برہان احمد

مسل نمبر95221میں محمد جاوید اقبال

ولدمحمد اقبال قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/3اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ17-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔محمد جاوید اقبال۔گواہ شدنمبر1 محسن ودود گواہ شدنمبر2 بلال احمد

مسل نمبر95222میں رانا منصور اعجاز

ولد طاہر یعقوب قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ24-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔رانا منصور اعجاز۔گواہ شدنمبر1 شہزاد مجیب گواہ شدنمبر2 منصوراحمد چیمہ

مسل نمبر95223میں مصوراحمد باجوہ

ولد مبشر مجید باجوہ قوم باجوہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ21-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مصوراحمد باجوہ۔گواہ شد نمبر1 مبشر مجید باجوہ۔گواہ شدنمبر2 شہزاد مجیب

مسل نمبر95224میں نفیسہ خانم

زوجہ عبدالرشید خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر63 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن G-10/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ15-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) حق مہر وصول شدہ -/10000 روپے(2) طلائی زیور بوزن 700-37 گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔نفیسہ خانم۔گواہ شد نمبر1 طاہر عمران خان۔گواہ شدنمبر2 محمد عثمان خان

مسل نمبر95225میں طاہر احمد مظفر

ولدمحمد رفاقت احمد قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن I-8/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ10-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت پارٹ ٹائم جاب مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔طاہر احمد مظفر۔گواہ شد نمبر1 طاہر محمود احمد گواہ شدنمبر2 عطاء الشکور

مسل نمبر95226میں مسعود احمد اعوان

ولدعبدالسلام قوم اعوان پیشہ ملازمت عمر58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن I-8/4اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ11-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) 1عدد فلیٹ زیر تعمیر واقع سیکٹر I/15 مالیتی-/1175000روپے۔اس وقت مجھے مبلغ-/18000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔مسعود احمد اعوان ۔گواہ شد نمبر1 ڈاکٹر مقبول احمد ملک ۔ گواہ شدنمبر2 رانا طاہر یعقوب

مسل نمبر95227میں وجیہہ صبور

زوجہ عبدا لصبور قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن I-10/1اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ28-04-08میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور مالیتی -/80000روپے(2) حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پربھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔وجیہہ صبور گواہ شد نمبر1 عبدالصبور وصیت نمبر 47221۔گواہ شدنمبر2 نصیر احمد رشدی وصیت نمبر 49805

مسل نمبر95228میں ہما احسن

زوجہ محمد احسن شہزاد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن NPEI-11اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ09-11-08میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 53 تولے مالیتی-/1060000 روپے(2) حق مہر وصول شدہ بصورت زیور مالیتی-/600000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔ہما احسن۔گواہ شدنمبر1 محمد احسن شہزاد گواہ شدنمبر2 سلمان ناصر

مسل نمبر95229میں مسعود احمد صدیقی

ولدظہوراحمد صدیقی قوم صدیقی پیشہ ٹیچر عمر45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مارگلہ ٹاؤن اسلام آباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ25-05-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/17000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔مسعود احمد صدیقی۔گواہ شدنمبر1 مظفر احمد قریشی۔گواہ شدنمبر2 ظفر محمود احمد

مسل نمبر95230میں قانتہ نسیم

زوجہ مبشر احمد قوم اٹھوال پیشہ خانہ داری عمر50 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غازی آباد حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ15-10-08میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے 1/10حصّہ کی مالک صدرانجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے(1) طلائی زیور بوزن 4 تولہ مالیتی -/95000روپے(2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے (3) قابلِ انتقال زمین برقبہ ڈیڑھ ایکڑ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10حصّہ داخل صدرانجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اوراگراس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔اوراس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔قانتہ نسیم۔گواہ شدنمبر1 مبشر احمد سدھو۔ گواہ شدنمبر2 سلطان مبشر

مسل نمبر95231میں وجاہت افضال

ولد افضال احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدرآباد بقائمی ہوش وحواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ30-11-08میں وصیت کرتا ہوں کہ میری

وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/600 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وجاہت افضال۔ گواہ شد نمبر 1 سہیل شہزاد۔ گواہ شد نمبر 2 افضال احمد

مسل نمبر 95232 میں اویس منصور

ولد مقصود احمد قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 25-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اویس مقصود۔ گواہ شد نمبر 1 عدنان مقصود گواہ شد نمبر 2 عقیل احمد انجم

مسل نمبر 95233 میں امجد اقبال

ولد محمد اقبال قوم آرائیں پیشہ مکینک عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 02-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1500 روپے ماہوار بصورت مکینک مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ امجد اقبال۔ گواہ شد نمبر 1 حامد اقبال۔ گواہ شد نمبر 2 ظفر اقبال

مسل نمبر 95234 میں آفاق احمد وسیم

ولد فاروق احمد قوم ججہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ آفاق احمد وسیم۔ گواہ شد نمبر 1 سہیل شہزاد گواہ شد نمبر 2 شاہد کلیم

مسل نمبر 95235 میں مفتاح الظفر

ولد مبشر احمد وسیم قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر 24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مفتاح الظفر۔ گواہ شد نمبر 1 سہیل شہزاد گواہ شد نمبر 2 منصور احمد

مسل نمبر 95236 میں عثمان احمد

ولد مبارک احمد مغل قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عثمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 دبیر احمد مغل۔ گواہ شد نمبر 2 جاوید احمد گوندل

مسل نمبر 95237 میں فاران عزیز

ولد عزیز احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ فاران عزیز۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف احمد گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 95238 میں بلال احمد

ولد محمد اشرف قوم سندھو پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 27-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ بلال احمد۔ گواہ شد نمبر 1 کاشف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 تنویر احمد

مسل نمبر 95239 میں دانیال احمد بُھٹہ

ولد زاہد حسین بُھٹہ قوم بُھٹہ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لطیف آباد حیدر آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 29-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ دانیال احمد بُھٹہ۔ گواہ شد نمبر 1 زاہد حسین بُھٹہ۔ گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد مغل

مسل نمبر 95240 میں شوکت علی

ولد نور ولی قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 13-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شوکت علی۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 بشارت احمد

مسل نمبر 95241 میں امتہ النصیر

زوجہ شوکت علی قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ضلع ٹنڈوالہ یار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن ڈیڑھ تولہ مالیتی -/33000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ النصیر گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد مربی سلسلہ۔ گواہ شد نمبر 2 شوکت علی

مسل نمبر 95242 میں فرحانہ تبسم

زوجہ صاحبزادہ امتیاز احمد قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیات آباد پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-06-07 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور بوزن 11 تولے مالیتی -/187000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/200000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ فرحانہ تبسم۔ گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد۔ گواہ شد نمبر 2 نوید الرحمٰن قریشی

مسل نمبر 95243 میں ڈاکٹر شاہدہ ناصر

زوجہ ناصر احمد قوم کھوکھر پیشہ میڈیکل (LHV) عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلّہ کھوکھر صلاح الدین روڈ شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی بالیاں بوزن 6 ماشے مالیتی -/10000 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/10000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/15000 روپے ماہوار بصورت LHV مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ شاہدہ ناصر۔ گواہ شد نمبر 1 ڈاکٹر ناصر احمد گواہ شد نمبر 2 مبشر منظور

مسل نمبر 95244 میں ذیشان احمد

ولد مبشر احمد درانی قوم درانی پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 11-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اوصاف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین

مسل نمبر 95245 میں طلحہ رحمٰن

ولد حافظ حفیظ الرحمٰن قوم قریشی پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طلحہ رحمٰن۔ گواہ شد نمبر 1 حافظ حفیظ الرحمٰن۔ گواہ شد نمبر 2 ضیاء الرحمٰن

مسل نمبر 95246 میں سید عدیل یوسف

ولد سید شکیل یوسف قوم سید پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید عدیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 اوصاف احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عباس احمد

مسل نمبر 95247 میں مظفر احمد

ولد منظور احمد قوم گجر پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 01-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے

ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ مظفر احمد طاہر۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد

مسل نمبر 95248 میں نصیر احمد

ولد محمد صدیق قوم باجوہ پیشہ ملازمت عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4200 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نصیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین

مسل نمبر 95249 میں حنان احمد

ولد شفیق احمد قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حنان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد

مسل نمبر 95250 میں عبدالصبور

ولد عبدالرؤف قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 08-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالصبور۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالرؤف۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالحئی مربی سلسلہ

مسل نمبر 95251 میں شکیل احمد

ولد غلام رسول قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 30 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تارتخمنظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ شکیل احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین

مسل نمبر 95252 میں عامر حبیب احمد

ولد محمد خالد وحید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عامر حبیب احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد

مسل نمبر 95253 میں عتیق احمد

ولد محمد امین عاصی (مرحوم) قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عتیق احمد۔ گواہ شد نمبر 1 نوید احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عباس احمد

مسل نمبر 95254 میں انس عبداللہ

ولد غلام مصطفیٰ قوم جٹ پیشہ ڈرائیور عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ انس عبداللہ۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 اوصاف احمد

مسل نمبر 95255 میں نصیر احمد

ولد نذیر احمد قوم آرائیں پیشہ راجگیری عمر 37 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نصیر احمد۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین

مسل نمبر 95256 میں عبدالوحید

ولد عبدالمجید صابر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم شرقی مسرور ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عبدالوحید۔ گواہ شد نمبر 1 عباس احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عطاء المعین

مسل نمبر 95257 میں سید منور احمد شاہ

ولد سید محمد احمد شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی خلیل ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) 1 عدد مکان برقبہ 5 مرلہ مالیتی -/800000 روپے (2) 1 عدد گاڑی مالیتی -/500000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/18000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ سید منور احمد شاہ۔ گواہ شد نمبر 1 راجہ محمد عبداللہ خان۔ گواہ شد نمبر 2 نوید احمد خورشید

مسل نمبر 95258 میں عادل خان

ولد حاجی ولایت خان قوم ...... پیشہ ملازمت عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی سعادت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عادل خان۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد دلاور

مسل نمبر 95259 میں حافظ نوید احمد رضا

ولد رشید احمد اطہر قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی سعادت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 18-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/800 روپے ماہوار بصورت وظیفہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ حافظ نوید احمد رضا۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد۔ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد اطہر والد موصی

مسل نمبر 95260 میں ذیشان نصیر

ولد نصیر احمد (مرحوم) قوم آرائیں پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن غربی سعادت ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 14-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ذیشان نصیر۔ گواہ شد نمبر 1 سلیم الدین احمد۔ گواہ شد نمبر 2 عبدالعلی

مسل نمبر 95261 میں روبینہ بشریٰ

زوجہ مظفر احمد فاروقی قوم ...... پیشہ خانہ داری عمر 38 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالشکر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 20-11-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی -/13368 روپے (2) حق مہر بذمہ خاوند -/30000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبینہ بشریٰ۔ گواہ شد نمبر 1 میاں عبدالشکور یاسر وصیت نمبر 75600۔ گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد فاروقی خاوند موصیہ

مسل نمبر 95262 میں افضل جاوید

ولد محمد اشرف نیاز قوم آرائیں پیشہ راجگیری عمر...... سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بشیر آباد ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 24-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) موٹر سائیکل مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/5000 روپے ماہوار بصورت راجگیری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ افضل جاوید گواہ شد نمبر 1 محمود احمد علوی۔ گواہ شد نمبر 2 محمد جاوید

مسل نمبر 95263 میں عادل مسعود

ولد چوہدری محمد احمد قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23-8-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ عادل مسعود۔ گواہ شد نمبر 1 چوہدری

امتیاز احمد۔ گواہ شد نمبر 2 محمد یونس

مسل نمبر 95264 میں عنبرین جاوید

بنت حکیم جاوید محمود قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فضل پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور مالیتی اندازاً -/175000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ عنبرین جاوید۔ گواہ شد نمبر 1 عثمان جاوید۔ گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 95265 میں مشعال سمیع

بنت عبدالسمیع قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن غلام حسین پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 28-10-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 1 تولہ مالیتی -/23000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مشعال سمیع۔ گواہ شد نمبر 1 عبدالسمیع والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر 2 شفیق احمد مربی سلسلہ

مسل نمبر 95266 میں امتہ الحفیظ

بیوہ کریم الدین (مرحوم) قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر 70 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انگوری باغ سکیم لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/63000 روپے (2) نقد رقم -/250000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ امتہ الحفیظ۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95267 میں مبارکہ بیگم

زوجہ حفیظ احمد خان قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انگوری باغ سکیم لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/42000 روپے (2) طلائی زیور اڑھائی تولے مالیتی اندازاً -/52000 روپے (3) ڈیڑھ مرلہ فلیٹ مالیتی اندازاً -/350000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مبارکہ بیگم۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 حفیظ احمد خان خاوند موصیہ

مسل نمبر 95268 میں طاہرہ خان

بنت کریم احمد خان قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن توحید پارک لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) طلائی زیور 3 تولے مالیتی اندازاً -/63000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ طاہرہ خان۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 کریم احمد خان والد موصیہ

مسل نمبر 95269 میں ماریہ مجید

بنت مجید اللہ بلوچ قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماریہ مجید۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 مجید اللہ بلوچ والد موصیہ

مسل نمبر 95270 میں مدثرہ سحر

بنت مجید اللہ بلوچ قوم بلوچ پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مدثرہ سحر۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 مجید اللہ بلوچ والد موصیہ

مسل نمبر 95271 میں نعمان احمد

ولد مختار احمد قوم راجپوت بھٹی پیشہ ملازمت عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/8000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نعمان احمد۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95272 میں مہرین مظہر

بنت مظہر احمد گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مہرین مظہر۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95273 میں مہر النساء

بنت مظہر احمد گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ مہر النساء۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95274 میں ہارون احمد گورایا

ولد اظہر احمد گورایا قوم پیشہ طالب علمعمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19-11-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ہارون احمد گورایا۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95275 میں صائمہ بشارت

زوجہ بشارت احمد گورایا قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/100000 روپے (2) طلائی زیور 4 تولے اندازاً مالیتی -/84000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ صائمہ بشارت۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95276 میں اسامہ طارق خان

ولد طارق جاوید خان قوم پٹھان پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادی پورہ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 21-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسامہ طارق خان۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95277 میں محبوب احمد گورائیہ

ولد جمیل احمد گورائیہ قوم گورائیہ پیشہ کاروبار عمر 49 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/6000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محبوب احمد گورایا۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95278 میں روبینہ محبوب

زوجہ محبوب احمد گورایہ قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے (1) حق مہر -/10000 روپے (2) طلائی زیور 2 تولے مالیتی اندازاً -/44000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ روبینہ محبوب۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

مسل نمبر 95279 میں اسد احمد گورایا

ولد محبوب احمد گورایا قوم گورایا پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5-12-08 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/150 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ اسد احمد گورایا۔ گواہ شد نمبر 1 ندیم انور۔ گواہ شد نمبر 2 محمد انور قریشی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم مظفر احمد منصور صاحب مربی ضلع اٹک تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ملک سعید احمد صاحب صدر جماعت اٹک شہر و نائب امیر ضلع اٹک کو اللہ تعالیٰ نے 31/اگست 2008ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچی کا نام فریدہ سعید عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ ملک نادر خان صاحب مرحوم افسر مال کی پوتی اور مکرم محمد شفیع صاحب اوکاڑہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کی صحت وسلامتی اور نیک بخت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

شیڈیول امتحان پنجاب یونیورسٹی

یونیورسٹی آف دی پنجاب لاہور نے ایم اے ایم ایس سی کے امتحان کے شیڈیول کا اعلان کر دیا ہے۔ پارٹ ون کے امتحان کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 11 مارچ 2009ء ہے۔ جبکہ امتحان مورخہ 24 جون 2009ء کو شروع ہوں گے۔

پارٹ ٹو کے امتحان کیلئے داخلہ فارم جمع کروانے کیلئے آخری تاریخ 14/اپریل 2009ء ہے جبکہ امتحان کا آغاز 16 جولائی 2009ء سے ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے ویب سائٹ www.pu.edu.pk وزٹ کریں۔ (نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

1۔ گورنمنٹ آف پاکستان منسٹری آف ہیلتھ کو راولپنڈی اور اسلام آباد کے لئے میڈیکل آفیسرز درکار ہیں۔ درخواستیں 15 روز کے اندر اندر بنام سیکشن آفیسر ایڈمن 1 کمرہ نمبر 116 فرسٹ فلور بلاک C پاک سیکرٹریٹ منسٹری آف ہیلتھ اسلام آباد کو بھجوائی جاسکتی ہیں۔ تفصیلات کے لئے 7 جنوری 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

2۔ پاکستان کرکٹ بورڈ کو لاہور میں چیف فنانشل آفیسر اور سول اینڈ الیکٹریکل انجینئرز درکار ہیں درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ یکم فروری 2009ء ہے۔

3۔ کراچی کی ایک کمپنی کو پروڈکشن مینیجر، سینئر پروڈکشن مینیجر، پروڈکشن آفیسر، سینئر QA آفیسر، QA Inspector درکار ہیں۔ درخواستیں بنام ہیومن ریسورسز مینیجر پی او بکس 4509 کراچی 24 جنوری 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں۔

نوٹ: نمبر 2، 3 اشتہارات کی تفصیل کیلئے 11 جنوری 2009ء کا اخبار ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

تقریب آمین

مکرمہ در ثمین طاہر صاحبہ ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بیٹے عزیزم شمائل محمود طاہر ابن مکرم محمد محمود طاہر صاحب مربی سلسلہ طاہر فاؤنڈیشن نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس کی تقریب آمین مورخہ 11 جنوری 2009ء کو بعد نماز ظہر دارالعلوم شرقی مسرور میں منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی تھے۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مہمان خصوصی نے عزیزم شمائل سے قرآن کریم سنا اور پھر دعا کروائی۔ اس کے بعد حاضرین کو ظہرانہ پیش کیا گیا۔ عزیزم شمائل محمود طاہر مکرم چوہدری محمد صادق صاحب واقف زندگی سابق اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر ربوہ کا پوتا اور مکرم رشید احمد صابر صاحب امریکہ ابن حضرت میاں روشن دین صاحب زرگر کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزم کو انوار قرآن سے آراستہ کرے اور دین ودنیا کی حسنات سے نوازے۔

ولادت

مکرم شکیل احمد خان صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مورخہ 12/اکتوبر 2008ء کو مکرم وسیم احمد خان صاحب مربی سلسلہ تنزانیہ اور مکرمہ نادیہ خان صاحبہ کو ایک بیٹی کے بعد بیٹے سے نوازا ہے نومولود کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صریم احمد عطا فرمایا ہے احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، صالح، خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے آمین

نکاح

مکرم ڈاکٹر حافظ محمد حیات صاحب صدر جماعت احمدیہ لالیاں ضلع جھنگ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم یاسر حیات صاحب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ ھبۃ المومن ملک صاحبہ بنت مکرم جاوید یامین ملک صاحب امریکہ پانچ لاکھ روپے حق مہر پر مورخہ 28 دسمبر 2008ء کو مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے کیا۔ دلہا حضرت میاں محمد یار صاحب آف لالیاں رفیق حضرت مسیح موعود اور حضرت میاں پیر محمد صاحب آف پیرکوٹ ثانی رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں اور جماعت کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

نماز جنازہ حاضر وغائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 7 جنوری 2009ء کو قبل از نماز ظہر بیت فضل لندن میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم محمد معین الدین صاحب

مکرم محمد معین الدین صاحب آف سٹیونیج یوکے 4 جنوری 2009ء کو 34 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ آپ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ مرحوم جماعت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھتے تھے۔ جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لیتے تھے۔ وفات سے پہلے آپ مجلس خدام الاحمدیہ سٹیونیج میں ناظم تعلیم وتربیت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کو سوگوار چھوڑا ہے اولاد نہیں تھی۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ

مکرمہ صوفیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید فضل احمد صاحب مرحوم انسپکٹر جنرل پولیس آف پٹنہ بھارت یکم جنوری 2009ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ حضرت سید وزارت حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بہو تھیں۔ جماعت سے محبت واحترام کا تعلق رکھتی تھیں۔ لمبے عرصہ تک صدر لجنہ اماء اللہ بہار کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم محمود احمد بھٹی صاحب

مکرم محمود احمد بھٹی صاحب ابن مکرم بشیر احمد بھٹی صاحب آف 166 مراد ضلع بہاولنگر 29 ستمبر 2008ء کو اپنے ایک عزیز کو ہسپتال میں داخل کروا کر واپس گھر آرہے تھے کہ ٹریفک کے حادثے میں جاں بحق ہوگئے۔ آپ کی عمر 37 سال تھی۔ آپ نے اپنی جماعت میں سیکرٹری تحریک جدید، امارت ضلع میں سیکرٹری نومبایعین کے طور پر نیز مجلس خدام الاحمدیہ میں نائب قائد ضلع اور علاقے کی مجلس عاملہ کے رکن کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ پرجوش اور باثمر داعی الی اللہ تھے۔ نہایت شریف، ہنس مکھ، ملنسار اور خوش مزاج انسان تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور خیرخواہ تھے۔ ہمیشہ اپنے ماحول میں امن اور صلح جوئی کے لئے کوشاں رہتے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ سب کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

انگریز شاعر۔ ایڈگر ایلن پو

ایڈگر ایلن پو، انگریزی زبان کا ایک مشہور شاعر اور کہانی نگار تھا۔ وہ 19 جنوری 1809ء کو بوسٹن کے مقام پر پیدا ہوا۔ اس کے ماں باپ دونوں ہی تھیٹر سے وابستہ تھے۔ مگر انتہائی کم عمری میں وہ دونوں کے سائے سے محروم ہوگیا۔

1812ء میں پو کو جان ایلن نامی ایک تاجر نے گود لے لیا اور اس کی پرورش بڑے شاہانہ طریقے سے کی۔ تاہم بڑے ہونے کے بعد اس کی بے راہ روی کے باعث اسے اپنے رضاعی والدین کی شفقت سے محروم ہونا پڑا۔

اب اس نے شاعری کو اوڑھنا بچھونا بنایا 1827ء میں جب اس کی شاعری کا پہلا مجموعہ Tamerlane and other poems کے نام سے اشاعت پذیر ہوا تو اس کے شائع ہوتے ہی اس کا شمار اپنے عہد کے ممتاز شاعروں میں ہونے لگا۔ اس نے کچھ عرصہ فوج میں بھی گزارا تاہم ساتھ ساتھ شاعری کا سلسلہ بھی جاری رکھا جن کے مجموعے وقتاً فوقتاً منظر عام پر آتے رہے۔

1838ء کے لگ بھگ اس نے مختصر کہانیاں بھی لکھنا شروع کیں جو امریکہ کے مختلف رسالوں میں شائع ہوئیں۔ 1843ء میں اس کی کہانی The Gold Bug کو سوڈالر کا انعام ملا۔

1845ء کے اوائل میں پو کی مشہور نظم The Raven منظر عام پر آئی۔ اس نظم نے پو کی شہرت میں مزید اضافہ کیا اور اب اس کی نظمیں لندن اور نیویارک سے بھی شائع ہونے لگیں۔

1847ء میں ایڈگر ایلن پو کی بیوی کا تپ دق سے انتقال ہوگیا۔ وہ خود بھی اس صدمے سے جانبر نہ ہوسکا اور مختصر سی بیماری کے بعد 7/اکتوبر 1849ء کو چل بسا۔

ایڈگر ایلن پو کا شمار امریکہ کے چند بہترین شاعروں اور کہانی نگاروں میں ہوتا ہے۔ بیسویں صدی کے ادب پر اس کے اثرات بڑے گہرے ہیں جدید افسانے کے ارتقاء میں بھی اس کا ایک بہت اہم مقام ہے اور اسے جدید جاسوسی ادب کا بانی تسلیم کیا جاتا ہے۔

عرصہ دراز سے آپ کی خدمت میں کوشاں
قمر جیولرز
پروپرائٹر: الحاج میاں قمر احمد یادگار روڈ ربوہ
0300705077-0476213589

خبریں

ممبئی حملے، ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کریں گے

پاکستان نے برطانیہ کو یقین دہانی کرائی ہے کہ ممبئی حملوں کے ذمہ داروں کے خلاف ہر ممکن کارروائی کریں گے جبکہ برطانیہ نے کہا ہے کہ وہ واقعات کی تحقیقات سے متعلق پاکستانی اقدامات سے مکمل طور پر مطمئن ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ ملی بینڈ کے ساتھ ملاقات کے دوران وزیراعظم نے اس عزم کا اظہار کیا کہ ممبئی حملوں کی تحقیقات کے سلسلے میں حکومت ہر ممکن اقدام اٹھائے گی۔ اس موقع پر برطانوی وزیر خارجہ نے کہا کہ انسداد دہشت گردی کے لئے پاکستان نے عظیم قربانیاں دیں۔ برطانیہ مطمئن ہے ممبئی حملوں میں حکومت پاکستان ملوث نہیں تاہم ملزموں کا تعلق پاکستانی سرزمین سے ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کو پاکستان میں شفاف مقدمہ چلائے جانے کا یقین دلایا ہے۔

گیلانی کا من موہن کو خط، اقدامات سے آگاہ کردیا

وزیراعظم گیلانی نے اپنے بھارتی ہم منصب کو جذبہ خیرسگالی کا خط لکھا ہے جس میں انہیں ممبئی حملوں کے بعد پاکستان کی طرف سے کئے گئے اقدامات سے آگاہ کیا گیا ہے۔ پاکستان نے بھارتی معلومات پر تحقیقات شروع کردی ہیں۔ اس حوالے سے اعلیٰ سطح کا تحقیقاتی کمیشن بھی قائم کردیا ہے جس کی تحقیقات مکمل ہونے کے بعد تحقیقاتی رپورٹ سے بھارت کو بھی آگاہ کیا جائے گا۔

فرح ڈوگر کو اضافی نمبر دینا درست تھا درخواستیں خارج

اسلام آباد ہائی کورٹ نے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس عبدالحمید ڈوگر کی بیٹی فرح حمید ڈوگر کو وفاقی تعلیمی بورڈ کی جانب سے اضافی نمبر دینے کا اقدام درست قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف دائر درخواستوں کو خارج کردیا ہے۔ فیصلے میں بتایا گیا کہ رٹ پٹیشنز میرٹ پر داخل نہیں کی گئی تھیں اس لئے یہ قابل سماعت نہیں۔ فرح حمید ڈوگر کے اضافی نمبروں کے تعین میں ماہرین سے غلطی نہیں ہوئی اعلیٰ عدلیہ میں ایسے فیصلے موجود ہیں جن میں امتحانی نمبروں کے ازسرنو تعین کی اجازت دی گئی ہے۔

17ویں ترمیم کے خاتمے پر سب تیار ہیں صرف صدر کی رضامندی کی ضرورت ہے

پاکستان مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نوازشریف نے کہا کہ 17ویں ترمیم کے خاتمے پر سب تیار ہیں۔ اب صرف صدر زرداری کی رضامندی کی ضرورت ہے۔ بال اب حکومت کے کورٹ میں ہے۔ ٹال مٹول سے کام لیا گیا تو میثاق جمہوریت کی دیگر شقیں شامل کرکے بھرپور اسمبلی میں پیش کریں گے، 9 مارچ 2009ء کو وکلاء کے لانگ مارچ میں بھرپور شرکت کریں گے۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب

معصوم بچوں کی کھلونا بارودی سرنگوں کے ہاتھوں ہلاکت

ایک انگریز شاعر نے اپنے کم سن بچے کی ناگہانی وفات پر آنسوؤں میں ڈوب کر یہ مصرعہ کہا ''کہ وہ تتلی کی تلاش میں دور نکل گیا''۔ ایسا ہی کچھ معاملہ کھلونا بارودی سرنگوں کے ہاتھوں معصوم بچوں کی ہلاکت کا بھی ہے۔

کہا جاتا ہے کہ محبت اور جنگ میں سب جائز ہے۔ اس دنیا کے طاقتور ملکوں نے اس اصول پر ایسے عمل کیا کہ اپنی جنگی حکمت عملیاں طے کرتے وقت یہ بھی نہ سوچا کہ ان کی زد میں آنے والے پھول سے معصوم بچوں کا کیا قصور ہے۔ افغانستان میں سوویت یونین قبضے کا دور افغان بچوں پر بڑے ظلم کا زمانہ تھا۔ شہریوں میں خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے سوویت یونین نے افغانستان کے گلی کوچوں میں کھلونا بارودی سرنگیں بنا کر بکھیر دیں۔ بچے انہیں دیکھ کر اٹھانے کی کوشش ہی کرتے ہیں تو وہ دھماکے سے پھٹ جاتی ہے۔

بٹرفلائی بارودی سرنگ مختلف پُرکشش رنگوں میں باقاعدہ تتلی کی صورت میں بنائی گئی تھی۔ معصوم بچے اپنے فطری تجسس کے باعث جونہی اس تتلی کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک زوردار دھماکہ انہیں ابدی نیند کی وادی میں اتار دیتا ہے۔

دنیا بھر میں لینڈ مائن کی زد میں آنے والے چالیس فیصد متاثرین معصوم اور کم سن بچے ہیں۔ خصوصاً افغانستان میں کابل، قندھار اور ہرات کی گلیوں میں کھیلتے ہوئے بہت سے بچے ایسے بھی نظر آتے ہیں جن کے ہاتھ پاؤں یا بازو سلامت نہیں۔ یہ وہ بچے ہیں جو اپنے دھیان میں کھیلتے ہوئے کسی بارودی سرنگ سے جا ٹکرائے۔ کچھ موت کے منہ میں اتر گئے اور جو بچ گئے وہ تمام عمر کی معذوری سہنے پر مجبور ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان طاقتور ملکوں کے دل میں رحم ڈالے وہ جلد از جلد دنیا کو بارودی سرنگوں سے پاک کردیں۔ تاکہ بے گناہ شہری اور معصوم بچے ناگہانی اور المناک موت سے دوچار نہ ہوں۔ آمین

درخواست دعا

مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔

محترم محمد احمد صاحب شمس صاحب مربی سلسلہ نائیجیریا کی اہلیہ محترمہ کا بائی پاس آپریشن 16 جنوری 2009ء کو ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپریشن کے بعد کی ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

مکرم صفوان احمد ملک صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے قابل احترام بزرگ مکرم شیخ ریاض محمود صاحب نگران دارالذکر لاہور شیٹیکا کے عارضہ میں مبتلا ہوگئے ہیں۔ درد میں بہت شدت ہے اور عرصہ دو ہفتہ سے صاحب فراش ہیں ڈاکٹرز نے مکمل بیڈ ریسٹ کی تاکید کی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو تندرست فعال لمبی زندگی سے نوازے اور اپنے حفظ وامان میں رکھے۔ آمین

مکرم نجیب احمد فہیم صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع منڈی بہاؤالدین تحریر کرتے ہیں۔

مکرم افتخار احمد صاحب شاہ تاج شوگر مل ابن مکرم چوہدری محمد مشتاق صاحب شدید بیمار ہیں اور الشفاء ہسپتال اسلام آباد کے I.C.U میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے ان کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم جاوید احمد جاوید صاحب صدر محلّہ دارالعلوم شرقی برکت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلّہ کے مکرم خلیل احمد صاحب حافظ آبادی عرصہ چار سال سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔ ان کی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ میں انجیو پلاسٹی ہوئی ہے۔ جو کامیاب ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم اپنے دست قدرت سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے اور بعد کی پیچیدگیوں سے اپنے فضل سے محفوظ رکھے۔ آمین

فری طبی معائنہ واقفین نو

مکرم ماسٹر محمد یوسف جٹ صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 38 ضلع سرگودھا تحریر کرتے ہیں۔

مکرم ڈاکٹر ملک نسیم اللہ خان صاحب النصرت چلڈرن کلینک ربوہ نے مورخہ 2 جنوری 2009ء کو بیت الاحمدیہ چک نمبر 38 میں بارہ واقفین نو بچوں اور بچیوں کا فری طبی معائنہ کیا اور صحت وصفائی کی اہمیت کے بارے میں بتایا۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے اور واقفین نو بچوں کو لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے اور جماعت کی بھرپور خدمت کی توفیق دے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 19۔جنوری	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:06
زوال آفتاب	12:19
غروب آفتاب	5:32

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد بجہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل توسیع اشاعت، وصولی وواجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گوجرانوالہ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت وعہدیداران سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر الفضل)

دَوَا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرب اَدویہ

زدجام عشق	800/-	شباب آور موتی	400/-
زدجام عشق خاص	6000/-	معجون فلاسفہ	60/-
نواب شاہی	8000/-	حب ہمزاد	50/-
سونے چاندی گولیاں	600/-	تریاق مثانہ	200/-

کامیاب علاج۔ ہمدردانہ مشورہ

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

047-6212434

خالص سونے کے زیورات

Ph:6212868
Res:6212867
Mob: 0333-6706870

فینسی جیولرز

میاں اظہر احمد
میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

FD-10

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
you are always Welcome to:
State Bank Licence No.11
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD.
Chief Exective: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II, Lahore. Tel#:5757230, 5713728, 5752796, 5713421, 5750480
Fax#: 5760222 E-mail:amcgul@yahoo.com